ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

انہ اوی القریہ

الحکم

چو گویم باو گرائی چہ در قادیان ہمی | دوا ہمی شفا ہمی غرض دار الامان ہمی

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

پیشگی قیمت سالانہ (۱) عوام سے صہ (۲) خواص و معاونین سے عہ (۳) ہندوستان سے باہر سے (۴) غیر مذاہب والوں سے ۱۲ (۵) اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپیہ کم آمدنی والے لوگوں سے عہ ۱۲
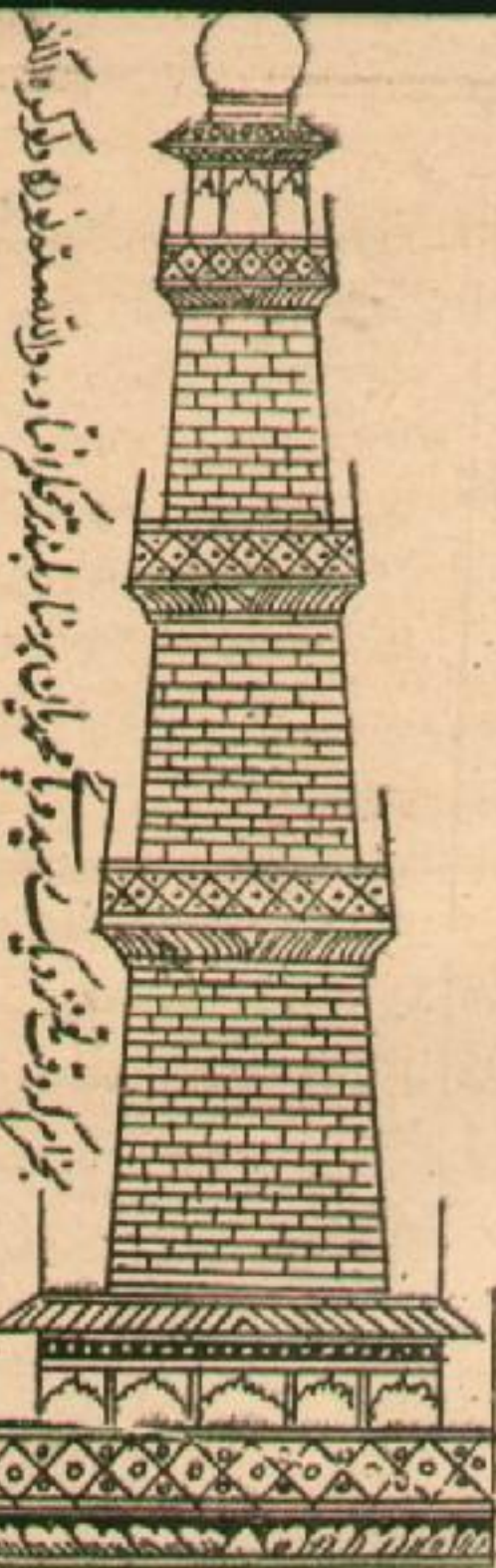
نمبر ۴ | دارالامان قادیان مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۰۵ء مطابق ۲۴ ذیقعد ۱۳۲۲ھ | جلد ۹

فہرست مضامین

نشان متقین

فتح مقدمات

اسمین کوئی کلام نہیں کہ فتح مقدمات ایک عظیم الشان نشان ہے جو ظاہر ہوا ہے اس کے متعلق مجھے منشی غلام نبی صاحب مدرس پوربیران نے ایک مفصل خط کے ذریعہ توجہ دلائی ہے کہ اس نشان کی کوئی یادگار قایم کرنی چاہیے۔ منشی صاحب موصوف کے خط آنے سے پہلے ہی مین اس فکر اور تجویز مین تہا کہ اس یادگار کیلئے تحریک کرون تو کس رنگ مین۔ مین کبھی سوچتا تہا کہ الحکم کو اس نشان کی یادگار مین ہفتہ مین دو مرتبہ کر دیا جاوے اور اسکی تحریک کرون کبھی یہ خیال آتا تہا کہ کسی اور رنگ مین اس تحریک کو پیش کیا جاوے بہرحال مین اسی ادھیڑبن مین تہا کہ منشی غلام نبی صاحب نے مجھے لکھا کہ مین دس روپیہ اس یادگار کیلئے دینے کو آمادہ ہون اگر صنعتی شاخ (جسکی مین نے الحکم کے پہلے نمبر مین تحریک کی ہے) تعلیم الاسلام سکول کے متعلق کہولی جاوے۔ مین منشی غلام نبی صاحب کی تجویز سے بالکل متفق ہون اور اسی کے ذیل مین اس تحریک کو الحکم کے ذریعہ عام کرتا ہون۔

منشی غلام نبی صاحب نے مجھے لکھا ہے کہ وہ میری تحریر پر فوراً دس روپیہ بہیجنے پر آمادہ ہین مین انہین مشورہ دیتا ہون کہ وہ یہ دس روپیہ حضرت حکیم الامتہ کے نام بہیج دین اور مجھے اطلاع دین مین انکی رسید الحکم مین دیدونگا۔ صنعتی تعلیم کی جسقدر ضرورت ہے وہ کسی تفصیل اور تشریح کی محتاج نہین صنعتی تعلیم کیمتعلق سکیم یا نصاب بہی تجویز ہو سکتا ہے۔ سردست یہ ضروری امر ہے کہ اس تجویز کی امانت کرنیوالے پیدا ہون۔ پس یہ عجیب اور قابل قدر موقع ہم احمدیون کو ملا ہے کہ ان مقدمات کی فتح کی یادگار مین صنعتی شاخ سکول مین کہولیجاوے کم از کم ایکہزار روپیہ جبتک جمع نہوے اس شاخ کے کہولنے کی جرأت نہین کی جاسکتی اور پہر اسکو باقاعدہ جاری رکہنے کیلئے مستعد دلون کی ضرورت ہے جو اسکی امانت مین پورا حصہ لین جو لوگ اس یادگار کے قایم رکہنے کی ضرورت سمجہتے ہین وہ اسوقت دریا دلی سے کام لین اور اگر وہ اس یادگار کو کسی اور صورت مین قایم کرنا چاہتے ہین تو مجھے بہی اطلاع دین بہرحال اسمین کوئی کلام نہین ہے کہ یادگار ضرور ہونی چاہیے۔ اس سے ایمان تازہ ہوتا رہیگا۔ اور یہ نشان ہر وقت زندہ رہیگا۔

مین یہانتک لکھ چکا تہا کہ برادرم مفتی محمد صادق صاحب نے میرے محترم بہائی منشی مرزا احمد شفیع صاحب کا ڈیرہ جات سے آیا ہوا ایک خط دیا جسکا عنوان فتح سکالرشپ ہے اسمین مرزا صاحب عہ ماہوار ۱۹ جنوری ۱۹۰۵ء سے ایک وظیفہ اسی یادگار مین ہائی سکول کے کسی ایسے طالبعلم کو دینا چاہتے ہین جو غریب ہو لیکن محنتی ہوشیار دینیات اور عربی کیلئے خاص شوق رکہتا ہو۔ یہ امر انہون نے بہی بطور تجویز پیش کیا ہے گویا جو یادگار قایم ہووہ اسمین دو روپیہ ماہوار کا ایک وظیفہ دیجاوے گا وہ مزید بہرحال مین دل سے چاہتا ہون کہ ایک یادگار اس عظیم الشان نشان کی قایم ہو خواہ وہ کسی رنگ مین ہو گو یہ یاد رہے کہ صنعتی شاخ کہولنے کیلئے کم از کم ایکہزار روپیہ نقد جمع ہو جاوے اور یہ کچہہ مشکل نہین اگر سو شخص ہی حصہ لین تو ہو سکتا ہے۔ اور آیندہ کیلئے کم از کم عہ ماہوار کا سردست مستقل چندہ ہو۔

مین الحکم کو بہی اس یادگار سے حصہ دینا چاہتا ہون کیونکہ خود خدا تعالیٰ نے اسے ان مقدمات مین شامل کیا اور اسکی کامیابی بہی ایک نشان ٹہیری ہے۔ اسلئے الحکم کی حالت مین بہی مین کوئی ایسا امر کرنا چاہتا ہون جو اس نشان کیلئے بطور یادگار ہو لیکن یہ یاد رہے کہ الحکم کی اپنی حالت کیمتعلق کسی یادگار کا قایم کرنا مندرجہ بالا تجویز کا ہرگز منافی نہین اور نہ زاید چندہ اس فنڈ مین مین کسی سے لینا چاہتا ہون۔ بلکہ الحکم کے متعلق مین جو تحریک کرونگا وہ انشاء اللہ العزیز ایک نرالی تجویز ہوگی اور مفید ثابت ہو سکیگی۔

مختصر یہ کہ فی الحال صنعتی شاخ کے ذریعہ سے جو احباب یادگار قایم کرنا چاہتے ہین یا بصورت وظایف جو شریک ہونا چاہتے ہین وہ مجھے بہت جلد اطلاع دین۔ اس یادگاری فنڈ مین جو روپیہ بہیجا جاوے وہ حضرت حکیم الامتہ مولوی نورالدین صاحب کے نام بہیجا جاوے بعد مین فیصلہ ہو کر جو صورت یادگار کی تجویز ہوگی اسپر وہ خرچ کر دیا جاویگا مین نے اس یادگار کا نام نشان متقین رکہا ہے محض اس نشان سے کہ انجام مقدمات کی نسبت پیشگوئی مین جو الہام ہوا تہا وہ یہ ہے ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون فیہ ایات للسائلین۔ ہان اگر کوئی اور نام تجویز ہو تو بہر وہی لکہا جا سکتا ہے۔

آخر مین مین یہ بہی کہنا چاہتا ہون کہ مقدمہ [illegible]

بقیه صفحات و جواب اعتراضات ایشان بحول الله و قوته تحریر نموده خواهد شد. چونکه درین کتاب تردید اکثر کتب و رسایل مدعیان حیات مسیح منظور هست. لهذا مسلک قال اقول را متروک نمودم و اکتفا بر حواله نام کتاب معه عبارت و یا مولف کتاب کردم و از جانب خود (ماسیکوم) یا (جواباً معروض است) تحریر خواهد شد. نام این کتاب که بجواب موازنة الحقائق وغیره تحریر نمودم حضرت اقدس امام الزمان علیه الصلوٰة والسلام نصرة الحق مقرر فرمودند فاذا سمعت ذالک الاسم من حضرته فاستبشرت به وصرت مسرور البال والحمد لله علیٰ هذه الحال فها انا اشرع فی جواب موازنة الحقائق وما توفیقی الا بالله العلی العظیم واعوذ بالله من الشیطان الرجیم۔

شبهٔ مدعیان حیات مسیح متعلق آیت وَلٰکِنْ شُبِّهَ لَهُمْ

مولف موازنة الحقائق بصفحه ۲ می نگارد. "قبل از واقعه صلیب حسب دعائے خود حضرت مسیح بجسد عنصری زنده برآسمان برداشته شدند و شبه شان حسب دعا شان بقول راجح بر یکے از حواریین شان که شمعون قرینی است برائے علو مدارج خود قبول نموده بود و یا بر مخالف گرفتار کننده شان یهودا نام انداخته شد و او را بر صلیب کشیدند و قتل نمودند و ایشان را یقین قتل حضرت مسیح غلط واقع شد۔"

جواباً معروض است که از حضرت مسیح اینچنین دعائے صادر نشده این سراسر بر حضرت مسیح علیه السلام افترائے عظیم و کذب مبین ست اینچنین دعا از حضرت مسیح که از قرآن کریم و احادیث نبویه و انجیل ثابت گردد [illegible] حضرت مسیح چون بدست یهود گرفتار شده بودند برائے نجات خود از مرگ ملعونیت که منافی مرفوعیت است بحضرت ایزدی دعا کرده بودند نه این دعا کرده بودند که مرا بسوئے آسمان بردار و نه این دعا کرده بودند که شبه من بر دیگرے از حواریین و غیره بینداز و او را بجائے من بدست یهود بسپار زیرا که این امر خلاف حیا و حمایت نبی الله عیسیٰ علیه الصلوٰة والسلام است و اصرار برین اعتقاد که خداوند تعالیٰ اعدائے خود یعنی یهود را هم شکل حضرت مسیح کرده برائے کشتن بدست یهود سپرد و مسیح را رهانیده بر آسمان برد افترا بر خداوند تعالیٰ است فسبحان الله تعالیٰ عما یصفون. غور کنید با دلائل ذیل که مانع قتل شبیه حضرت مسیح اند۔

(۱) سنت مستمره ایزدی است که بوقت حدوث حوادث برائے انبیا و اولیائے خود بر زمین ماوی و ملجا مقرر فرموده چنانچه بوقت واقع نار نمرود. ابوالملة حضرت ابراهیم خلیل الله را و بوقت اراده قتل فرعون حضرت موسیٰ کلیم الله را و همچنان حضرت یوسف را و بوقت اراده قتل قریش حضرت محمد رسول الله را از دست کفار و اشرار رهانیده در زمین ماوے بخشید پس حضرت مسیح را از جمله انبیا مستثنیٰ کرده بر آسمان بردن خلاف از قانون مستمره و مصلحت و عزت و حکمت ایزدی است زیرا که خداوند تعالیٰ در قرآن کریم خلاف این سنت مستمره خود تا ابد الآباد ممتنع فرموده است. کما قال الله تعالیٰ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ کِفَاتًا اَحْیَآءً وَّ اَمْوَاتًا۔ ترجمه آیا زمین را جائے

ف الکفات جمع اسم غیر مشتق [illegible] بمعنے الوعاء فالکفات بمعنے الاوعیة وقیل هو مصدر کالکتاب والحساب ومنه یقال الارض کفات لنا ویقال للمنازل کفات الاحیاء وللمقابر کفات الاموات۔

ترجمه کفات اسم جمع و غیر مشتق است واحد آن کفت است و معنے آن آوند و ظرف است کفات. بسیار ظروف و بعض گفته اند که مصدر است مثل کتاب و حساب. اهل عرب میگویند الارض کفات لنا. منازل زندگان را کفات الاحیاء و مقابر را کفات الاموات میگویند. اقرب الموارد۔ [illegible] اگر معترضے گوید که نوح علیه السلام و تابعان او بوقت طوفان در کشتی پناه گرفته

گنجیدن و کافی منزل زندگان و مردگان نگردانیده ایم و کسے را برآسمان برده نشود) و این ترجمه هم صحیح است آیا ما زمین را گیرنده و جا دهنده جانداران و بے جانان نگردانیده ایم. در صراح معنے کفت نوشته. بخود فراز گرفتن چیزے یعنی چیزے را بر بخود ضم کردن و از خود جدا نگذاشتن از این آیت کشش زمین ثابت. مشهور همین کشش تمام سیارات در مدارات و محورات خود بقبضه قدرت مسخر اند پس غور کنید که نص صریح و این کشش زمین حضرت مسیح را از خود جدا کرد یا بخود ضم کرد خداوند تعالیٰ در آیت مزبوره ترجمه آنچه ذریت این زمانه اشتباه مے فرماید که منزل زندگان و مردگان همین زمین است و جسد عنصری را رفع الی السماء ممتنع است۔

الحمد لله قرآن کریم چه قدر مزید الایمان والایقان کتاب است که هر چه قدر خیالات و اوهام باطله از انسان ضعیف البنیان در از منه مستقبله متوقع الوقوع بودند در وقت دید آنها قبل از وقت وقوع کرده شد اگر در خانه فهم انسانی کسے هست او را همین یک آیت بر عدم رفع مسیح الی السماء و بر اثبات مرگ و دفن مسیح در زمین بس است۔

(۲) اگر خداوند تعالیٰ شکل و شبه حضرت مسیح بر دیگرے انداخته و بجائے حضرت مسیح شخصے دیگر از دست یهود بر دار کشیده کشته شد پس یهود از عدم تمیز ما بین المسیح الحقیقی والشبه به معذور مے گردند و به عوض خود انا قتلنا المسیح راست گو مے شوند زیرا که خدا تعالیٰ معذور را هرگز ملزم نمے گرداند. قال الله تعالیٰ لا یکلف الله نفسا الا وسعها. ترجمه یعنی خدا تعالیٰ تکلیف نمے کند هیچ نفس را زیاده از حیثیت طاقت و وسعت او لهذا ازین دلیل واضح گردید که هیچکس دیگرے بجائے حضرت مسیح بر دار کشیده نشد۔

(۳) بزعم مدعیان حیات مسیح شخصے از یهود مسمی یهودا که برائے گرفتار کردن حضرت مسیح علیه السلام در خانه داخل شده بود در میان یهود ممتاز و سردار بود و همان شخص هم شکل حضرت مسیح گشته بر دار کشته شد و لهذا اتفاقاً سقف خانه را شگافته حضرت مسیح را بسوئے آسمان پرانیده برد. ما سیکوم هرگز شخصے از یهود مقتول الصلیب گردید آیا والدین و اقربا و احبا و آشنایان او و کسانیکه او را برگرفتار کردن مسیح علیه السلام معین و مقرر کرده بودند از گم شدن او ملتجی یا متفحص نه گردند و یهود از شگاف سقف خانه نفهمیدند که مسیح بر آسمان رفت و اگر اینچنین بے نظیر واقع بوقوع مے آمد یهود از انکار مسیح رجوع کردند و بادیے گرویدند ازین دلیل هم واضح گردید که بجائے حضرت مسیح اعدائے مقتول بالصلیب نگردید۔

(۴) آیا یهود نمیدانستند که اگر مسیح همین است که ما او را گرفته بر دار کشیدیم یهود امید شدند اگر بحقیقت پے بردند که یهودا را بر دار کشته شد و مسیح پریده بر آسمان رفت پس چرا مصر بر انکار ماندند این دلیل هم مانع شبیه حضرت مسیح است۔

بقیه حاشیه صفحه ۶ بودند و حضرت یونس در بطن حوت. پس نه کشتی بر زمین بود و نه ماهی یونس بلکه هر دو بر آب بودند لهذا استقرار نوح و هم بجز از زمین هم ممکن است جواباً معروض است آیا بوقت سواری مرکب و جهاز دلیل الصاق و تعلق تماز زمین نمی باشد مثلا سوار در سفر چوب و آهن انداخته مدفون بزمین مے شوند پس آیا الحاق آن مرده بزمین ثابت نمی شود و کشتی نوح علیه السلام از چوب ساخته بود پیدائش آن چوب از اجزائے خاک است و همچنان پیدائش ماهی از اجزائے خاک است و آب طوفان نوح و آبیکه در وی ماهی یونس بود متعلق بزمین بود لهذا استقرار نوح بوقت طوفان و استقرار یونس بوقت ابتلاع حوت بر زمین ثابت شد. محمد فضل عفی عنه۔

انجیل کا معقول اندازہ

مسٹر سی جی۔ اسٹریٹ صاحب ایم اے کے انگریزی لیکچر کا ترجمہ

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

اور داؤد کی بابت یہ کہا ہی نہین جا سکتا کہ اسمین اس درجہ کی پاکیزگی اور صفائی قلب موجود تھی اس بات کا صاف ثبوت ہی کچھ نہین کہ اس نے ایک زبور بھی لکھا ہو۔ ہان ہم یقینی طور پر کہہ سکتے ہین کہ بعض زبور اس کے زمانہ کے قریب تحریر ہوئے ہین۔ اور جوکہ وہ اسرائیل مین بہت خوش الحان گانیوالا تھا اس لئے یہ ممکن ہو سکتا ہے کہ بعض اس کے اپنے بھی تصنیف ہون۔ لیکن اس بات کا زبردست ثبوت ملتا ہے کہ بہت سے زبور اس کے زمانہ کے بعد لکھے گئے اور بعض حالتون مین تو انکی ابتدا کے اصل زمانہ کا بھی پتہ لگا سکتے ہین بہت سے تو انمین سے captivity کے زمانہ مین تحریر ہوئے اور بعض Antiochus Epiphanes کے وقت یعنی مسیح سے ۱۷۰ برس پہلے لکھے گئے۔

امثال کی کتاب جیسا کہ اس کے نام ہی سے ظاہر ہے دنیاوی دانائی کے متعلق نصائح۔ قدیم کہاوتون اور ضرب الامثلون کا مجموعہ ہے انمین بہت سے عجیب تجربے اور دور اندیشی بھری ہوئی ہے خود اس کتاب کا بھی یہ دعویٰ نہین کہ وہ تمام حضرت سلیمان نے تحریر کی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بہت سے چھوٹے چھوٹے مجموعون کو ایک بڑے مجموعے کی شکل مین شامل کر دیا گیا ہے۔ اور یہ مجموعہ بہت دیر بعد تیار ہوا اور اسمین مختلف زمانون کی کہاوتون کو لیکر اکٹھا کر دیا ہے۔

غزل الغزلات مین ایک عشقیہ راگ ہے اور تفسیر طرہ یہ ہے کہ یہ کہا جاتا ہے کہ اس سے مسیح اور اس کے چرچ کا تعلق ہے بہت سے آدمی غلطی سے یہ سمجھتے ہین کہ اس سے مسیح اور اس کے چرچ کا روحانی تعلق مراد ہے۔ اسمین عشق کی بنا پر پختگی کے روبرو وفاداری کی تعریف کیگئی ہے مگر وہ مہذب جیسا کہ چاہئے ہے نہین۔ عبارت بہت عمدہ ہے مگر طرز بیان ایک مشرقی حرم سرا کے ساتھ وابستہ ہے۔ اور اسے مغربی نوجوان مردون اور عورتون نے روحانی صداقت قائم کرنے کی غرض سے اختیار کیا ہے

پرانے عہدنامہ کی اصلی حقیقت اور بزرگی انکی پیغمبرون اور واعظون مین پائی جاتی ہے جن کی تحریرات مین زمانہ قدیم کے نہایت اعلیٰ نصائح موجود ہین انمین اخلاقی طاقت اور روحانی سنجیدگی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے ان پیغمبران کو جنکی بعد مین بہت قدر و منزلت ہوئی ان کے زمانہ مین عموماً سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ ان کا کلام قومی بد اخلاقی بے انصافی بت پرستی اور دنیاداری کے بر خلاف تھا کسی پیغمبر کو صرف رمال یا فال گو بنا دینا اس کو گویا بہت حقیر کر دینا ہے۔ جہان عبرانی پیغمبرون نے پیشگوئی کی اسمین عموماً وہ غلط نکلے سوائے ان حالتون کے جبکہ انہون نے اپنی پیشین گوئیان اعلیٰ اصولون اور مذہبی ترقی کے متعلق حالات تک محدود رکھین پیغمبر وہ اشخاص تھے جو بہت اونچے پہونچ سکتے تھے اور اسی سبب سے زیادہ دور اور صاف صاف طور پر دیکھ سکتے تھے۔ وہ اپنے زمانہ سے بہت آگے بڑھے ہوئے تھے۔ وہ قوم کی مذہبی ترقی کے ہراول لشکر دار تھے۔ اور ان نظارون کو جو ترقی کرنے اور اپنی فضیلت اور بزرگی کو محسوس کرنے کے لئے کشمکش کر رہی تہین اسکے کرنے کی کا اعلیٰ معراج دکھاتے تھے۔ یسعیاہ میکاہ اور حزقی ایل سے ترقی کرنے دل ابھارنیوالے پیغام پہونچے ہین۔ اور انہین صداقتون کو جیسون نے حضرت مسیح نے جو ان سے بڑھکر عظیم تھے خوب روحانی جامے پہنائے ہین۔ تاہم یسعیاہ کی کتاب صرف ایک شخص کی تصنیف نہین ہے۔ اس کے انتالیسوین اور چالیسوین بابون کے درمیان دو صدیون کا وقفہ ہے پہلے انتالیس باب سوائے چند غیر مسلسل فقرون کے جن سے خود ظاہر ہوتا ہے کہ وہ مختلف آدمیون کی تحریر ہین۔ ایک شخص یسعیاہ نامی نے حضرت مسیح سے آٹھ سو برس پہلے لکھے ہین۔ لیکن چالیسوین باب کو ہم ایک اور شخص کی تصنیف پاتے ہین جسمین بہت زیادہ روحانیت تھی ممکن ہے کہ اس کا نام بھی یسعیاہ ہی ہو جو بابلیون کے قید کے زمانہ مین گذرا ہے اور اور پیغمبرانہ تحریرات مثلاً ذکریاہ وغیرہ کو اسیطرح کسی اور شخص نے بعد مین اکٹھے کرکے ترتیب دئی ہین۔

ہمین ٹھیک طور پر معلوم نہین کہ پرانے عہدنامہ کی بندش اور ترتیب کا کب قطعی طور پر فیصلہ ہوا یعنی یہ بات کہ کون کون سی کتابین اور ان کا کتنا کتنا حصہ یہودیونکی متبرک تحریرات مین شامل کیا جاوے کب فیصل ہوئی۔ لیکن چونکہ بعض حصے اس زمانہ کے لکھے ہوئے ہین جبکہ انٹیوکس ایپیفنیز مسیح سے ۱۷۰ برس پہلے عبادت گاہ کو پلید کر دیا اسلئے پرانے عہدنامہ کی ترتیب اور بندش مسیح کے زمانہ کے قریب تک پورے طور پر فیصل نہین ہوئی تھی ان کتابون کے علاوہ جوکہ پراٹسٹنٹ عیسائیون نے اپنے پرانے عہدنامہ مین شامل کی ہین۔ رومن کیتھولک عیسائیون کی انجیل مین اور کتابین بھی شامل ہین مثلاً اپوکریفا وغیرہ اور بادشاہ جیمز کے وقت مین یہ مستند نسخہ انجیل کا جزو سمجھی جاتی تہین انمین سے بعض کی تحریر اور تعلیم ان کتابون کی نسبت جو اب پرانے عہدنامہ مین شامل ہین بہت اعلیٰ ہے۔ اور اعتبار اور حقیقت کے لحاظ سے ان کا دعوے زیادہ زبردست معلوم ہوتا ہے۔ لیکن اب اوسط درجہ کے پراٹسٹنٹ عیسائی ترش رو واعظ پر تو یقین رکھتے ہین مگر Ecclesiastes کے دل ابھارنیوالے الہام کے قائل نہین ہین۔ وہ نفسانی غزل الغزلات کو تو مانتے ہین اور سلیمان کی پر دماغ دانائی سے منکر ہین وہ تواریخ کی کتاب مین تو یقین رکھتے ہین لیکن میکابیس کی پہلی کتاب سے انکار کرتے ہین۔ ایک کشادہ اور فراخدل والا آدمی ہر ایک کتاب کی انکی خوبیون کے مطابق قدر کریگا۔ خواہ وہ پرانے عہدنامہ کے ضمیمہ مین ہو یا نہ ہو۔ جو قصے بالکل کہانی اور روائت کے طور پر ہون گے انہین وہ نہین مانے گا اور جنپر صداقت اور اعتبار کی مہر ہے وہ انہین ضرور قبول کرے گا۔

(ب) نیا عہدنامہ۔ یہ عہدنامہ اپنی ابتدا کے لحاظ سے پرانے عہدنامہ سے بالکل مختلف ہے۔ اسمین پرانے عہدنامہ کیطرح ایک قوم کی تواریخ کے متعلق قصے کہانیون اور روائتون کا مجموعہ نہین بلکہ اسمین ایسی علمی تحریرات ہین جو باوجود اسقدر عرصہ گذر جانے کے اور اسقدر بحث مباحثہ اور چھیڑ چھاڑ کے ابتک برابر موجود ہین۔ نئے عہدنامہ مین خاص خاص جماعت کے متعلق مختلف حالات اور اسکی تعلیم کے مختلف پہلو مندرج ہین۔ اور نیز اس کے بڑے بڑے پیروؤن کے کارنامون کا ذکر ہے۔ مذہب عیسوی کے قدیم واعظین کی طرف سے ان ابتدائی فرقون کیطرف جو اپنی زندگی کے لئے کوشش کر رہے تھے خطوط کا سلسلہ ہے۔ اور انہین انہین موقعہ بموقعہ حوصلہ دلایا ہے اور حسب موقعہ برا بھلا بھی کہا ہے۔ علاوہ ازین اسمین دنیا کے خاتمہ کا خیال بھی موجود ہے جو قدیم عیسائیون اور نیز خود مسیح کے خیال کے مطابق جلد آنے والا تہا۔

اب ہمین یہ معلوم ہو گیا ہے کہ کسطرح پرانا عہدنامہ ایک قوم کی مذہبی زندگی سے قدرتی طور پر پیدا ہو گیا۔ اور اسیطرح ہندوؤن کی وید اور دنیا کی اور کتب مقدسہ بھی پیدا ہو گئین۔ دنیا کی بہت سی کتب مقدسہ نئے عہدنامہ کیطرح کسی خاص برگزیدہ پیغمبر کے زمانہ سے شروع ہوئین۔ بدھ مذہب کی کتب مقدسہ تین پٹارے مہاتما بدھ کے کارنامون اور کلامون کا مجموعہ ہے اور قرآن حضرت محمد صاحب کے ہاتھون مین سے آئی۔ ایک حالت مین مہاتما بدھ اور دوسری حالت مین محمد صاحب مرکز تھے اور نئے عہدنامہ کا مرکز مسیح ہے۔

یہ سمجھنا کچھ مشکل نہین ہے کہ یہ متبرک کتابین کسطرح ظہور مین آئین۔ مسیح کی مانند ایک یہ رہبر دنیا مین آیا اور اپنے زمانہ کی زندگی پر اپنا وسیع اثر ڈالا اور اپنے گرد جان نثار رہبرون کا ایک گروہ جمع کر لیا اور اس زمانہ کی ضرورتون مین اسکی توجہ ایسی محو ہوئی کہ اس نے اپنی زندگی کے بعد اپنا اثر قائم رکھنے کے امکان کو بالکل قطع نظر کر دیا اور اس نے اپنی تعلیم کو قلمبند نہین کیا اور وہ لوگ جو ہر وقت اس کے ساتھ رہتے تھے۔ وہ بھی ایسے محو ہو گئے۔ کہ انہون نے ایسا کرنے کی ضرورت کو محسوس ہی نہین کیا۔ پھر جب وہ سخت مخالفت کا شکار ہو چکا اور چلدیا اور اپنی موت مین اپنی زندگی اور تعلیم کی سب سے بڑھکر فضیلت کا ثبوت دیا تو جب اس کے پیرو اسکی موت کے صدمے سے ذرا سنبھلے تو یہ خواہش کرنے لگے کہ کچھ نہ کچھ تحریر اسکی تقاریر کی رکھنی چاہئے اسوقت اسکے الفاظ انکی یادداشت سے اتر گئے تھے بعض کے اصلی معنے یا تو خبط ہو گئے۔ یا مرنج الاعتقاد اور خیالی دنیا مین رہنے والے معتقدون نے اس کے کلام مین بیہودہ ایزادی کر دی۔ اور اب یہ ضرورت محسوس ہوئی کہ وہ لوگ جو اس رہبر کے بہت قریب رہتے تھے جو کچھ انہین اس کے کلام اور کام کی بابت یاد ہو تحریر کرین۔ (باقی آئندہ)

ایڈیٹر اہلحدیث کے نام خط

وفی شرف الحدیث دلیل صدق
لمختبر علےٰ شرف القدیم

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری۔

آپ اپنے پرچہ اہلحدیث میں ہمارے فارسی اشتہار امام مہدی پر نکتہ چینی فرماتے ہیں۔ قبل اس کے کہ ہم اختصار کے ساتھ جواب عرض کریں۔ نہایت افسوس کے ساتھ اظہار کرتے ہیں کہ آپ نے اپنے شتہر تجاہل کے بارے بنی موعود احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مخاطب قرار دیکر خوب گالیاں دی ہیں۔

میرے نزدیک اس طرح کا سب وشتم آپ جیسے **مولوی فاضل** کی شان کے مناسب نہ تہا یہ شیوہ تو کسی گستاخ دریدہ دہن کا ہونا چاہئے تہا بہرحال ہم تو بابا صاحب کی اس ناشایستہ حرکت سے اعراض کرکے اصل مطلب پر حسب ذیل عرض پرداز ہیں۔

آپ فرماتے ہیں کہ اشتہار مذکور میں کیوں یہ دعوے شایع نہیں ہوا کہ مرزا صاحب کرشن بھی ہیں اسکا جواب دو طرح پر گذارش ہے

اول۔ یہ اشتہار خاکسار نے اسوقت شایع کیا تہا جبکہ ابہی سیالکوٹ کی تقریر شایع نہوئی تہی۔

دوم مرزا صاحب حضرت کرشن علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیثیت لیکر اہل ہنود کی اصلاح کیلئے آئے ہیں جیسا کہ مہدی علیہ السلام ہوکر مسلمانوں کی اندرونی اصلاح کیلئے تشریف لائے ہیں۔ سو جبکہ بلاد اسلامیہ میں ہمارے مخاطب اہل ہنود نہیں تو اس دعوے کا شایع کرنا کیا معنے رکہتا تہا۔

پہر آپ اعتراض کرتے ہیں جسکا خلاصہ یہ ہے کہ گویا ہم نے اپنے فارسی اشتہار میں غلام دستگیر کا مباہلہ ہونا واقعہ لکہا ہے مولوی غلام دستگیر نے نہ اپنے بد دعا کی ہے اور نہ مباہلہ میں دونوں میں سے جہوٹے کی موت مانگی ہے اور نہ مرزا جی کے بیچ ہونیکا ذکر ہے وہ اپنی کتاب فتح حقانی میں یوں لکھتا ہے۔

دعا ما ہمانا اس فقیر قصوری کی جو بیچے دل سے تیرے دین متین کی تائید میں جان تو ساعی ہے۔ مرزا قادیانی اور اس کے حواریوں کو توبہ نصوح کی توفیق رفیق فرما

اگر یہ تو بہ مقدر نہیں تو ان کو مورد اس آیت فرقانی کا بنا فقطع دابر القوم الذین ظلموا والحمد للہ رب العالمین انک علےٰ کل شیئ قدیر۔ وبالاجابۃ جدیر

انتہی۔ آپ یہ بھی فرماتے ہیں کہ اگر مولوی غلام دستگیر نے مباہلہ کیا تو سخت غلطی کی اور مولوی غلام دستگیر مرحوم کا فعل دوسروں کیلئے حجت نہیں اور نہ اس سے مرزا جی کی صداقت ثابت ہوتی ہے۔

اما الجواب۔ گذارش یہ ہے کہ یہ تو آپنے بہت صحیح اور درست فرمایا کہ مولوی مذکور نے غلطی کی۔ ہم بھی کہتے ہیں کہ واقعی اس نے سخت غلطی کی۔ مولوی صاحب ہم نے کب کہا کہ اس نے غلطی نہیں کی۔ اگر وہ غلطی نہ کرتا۔ تو ایسی موت سے کیوں مرتا۔ رہی آپ کی یہ بات کہ اس کا فعل حجت نہیں اور نہ اس سے مرزا جی کی صداقت ثابت ہو سکتی ہے سو یہ بات آپکی رد کرنیکے قابل ہے کیونکہ ایسے قاعدہ کی بنا پر آپ فرما سکتے ہیں کہ بدر کے دن جو ابوجہل نے من کان منا کاذبا فاحنہ فی ھذا الموطن بددعا مانگی۔ اسمیں اسنے نادانی کی اور مولوی ابوجہل (جسکو لقب ابو الحکم تہا ہے) کا فعل دوسروں کیلئے کوئی حجت نہیں اور نہ اس سے معاذ اللہ سید الکا ثنات خاتم النبیین کی صداقت ثابت ہو سکتے تو آپکے اس منطق پر کوئی مسلمان صاد نہیں کریگا علاوہ برآن ہماری حجت اور دلیل خدا تعالیٰ کا فعل ہے۔ مولوی غلام دستگیر کا فعل اسکی بددعا تہی جو اس نے کی مگر اسکو موت دینا اور ہمارے مرزا جی کا صدق ظاہر کرنا۔ ہمارے مولیٰ کریم کا فعل تہا جسپر ہمکو ناز ہے اور جو ہماری حجت و برہان ہے۔ تمہاری مولویت تو تب ثابت ہو کہ کوئی اصل جدید و منع کرو کہ جناب الٰہی کا فعل بہی حجت نہیں اور نہ اس سے مرزا کی صداقت ثابت ہو سکتی ہے۔

اب رہی یہ بات کہ غلام دستگیر نے بد دعا نہیں کی نہ جہوٹے کی موت مانگی نہ مباہلہ کیا۔ اتنی بات کیلئے ہمیں آپ کی ہی منقولہ عبارت صفحہ ۲ کافی ہے۔ ذرہ عقل سے کام لیں کہ ہمیں فارسی اشتہار میں غلام دستگیر کے مباہلہ کا خلاصہ پیش کرنا مقصود تہا۔ کوئی اردو کا فارسی میں لفظی ترجمہ کرنا ضرور نہ تہا اب اگر ہمارے اشتہار کا مطلب تمہاری ہی عبارت مندرجہ پرچہ اہلحدیث سے ثابت نہو۔ تو ہم تحریری وعدہ کرتے ہیں کہ ہم آپ سے کبہی گرز عن الطبع اور کم فہم

قرار نہیں دینگے۔

اب میں آپ سے پوچہتا ہوں کہ فقطع دابر القوم الذین ظلموا اگر بد دعا نہیں تو کیا ہے اگر ہے تو کس کیلئے۔ اسمیں اگر وہ ظالم کی موت مانگتا ہے تو اسکی نظر میں وہ کون ہے۔ اپنے آپکو حامی دین متین ظاہر کرتا ہے مرزا صاحب کو جہوٹا جانتا ہے۔ پہر فقطع دابر القوم الذین ظلموا کی بد دعا کرتا ہے۔ اور اب بھی آپ کہتے ہیں کہ اس نے بد دعا نہیں کی جہوٹے کی موت نہیں مانگی۔ تو کیا اس نے راستباز کی موت مانگی ہے تعجب ہے۔ ایسی موٹی باتوں کو اگر آپ نہیں سمجھ سکتے تو واقعی ہم آپ کے مقابلہ میں دلائل پیش کرنے سے عاجز ہیں۔

ولیس یصح فی الافہام شیئ
اذا احتاج النہار الیٰ دلیل

پہر آپ قبولیت دعا وغیرہ کے متعلق وہی لایعنی باتیں کرنے میں جو مدت سے آپ کا طریق ہے۔ سو اس کا جواب ہم کیا دیں۔ بجز اس کے کہ

آنکس کہ بقرآن و خبر زو نرہی
اینست جوابش کہ جوابش ندہی

پہر آپ فرماتے ہیں کہ میں قادیان میں آیا اور ہر سہ میدان نکلا۔ اور رہ گیا اور وہ گیا۔ سو گذارش یہ ہے کہ اسمیں ہیں کیا کلام ہے آپکا قادیان میں آنا کوئی مشکل بات نہیں۔ بیشک آپ قادیان میں تشریف لاکر آریوں کے مہمان ہو سکتے ہیں۔ پہر واپس امرتسر جا سکتے ہیں۔ یہاں کو مغالطہ دیکتے میں۔ سو اسطرح پر یہاں آنا کوئی بہادری نہیں۔ یکہ والے ہر روز آتے ہیں کئی قسم کے بیمار مولوی نور الدین صاحب کے پاس علاج کیلئے آتے ہیں آپ کے آنے میں کوئی خصوصیت نہیں ہاں جس **طریق** فیصلہ کی بنا پر بلایا گیا تہا اور دعوت کیگئی تہی۔ اسے آپ نے کہاں تک اختیار کیا؟ یہ امر ملک کو معلوم ہو چکا ہے۔

راقم عبد اللہ کشمیری۔

"احمدی فقہ"

اس عنوان سے الحکم کے ایک معزز ناظرین نے مندرجہ ذیل خط بغرض اندراج الحکم لکہا ہی جسے میں چہاپتے ہوئے ایڈیٹر... یعقوب الاسلام وعلیکم السلام۔ مندرجہ بالا عنوان کی نسبت کچہہ خیالات مدت سے میرے دماغ میں گردش کر رہے تہے۔ گو ابہی تک میں ظاہر کرنیکا موقع نہ ملا زیادہ تر یہ وجہ ہوکہ میں نے اپنے محسن کریم اللہ کو اس بارہ میں کچہہ لکہا تہا۔ مگر انہوں نے جواب دیا ابہی حضرت علیہ السلام کی توجہ موجودگی انبیا کیطرح اصلاح عقاید کیطرف ہے اور فروع کرنیکا وقت نہیں آیا۔ اب آپکی کتاب نماز اور اسکی حقیقت کا اشتہار دیکہکر پہر مجہے تحریک ہوئی اور میں اپنے قلم کو مندرجہ ذیل سطور لکہنے سے بغیر روک نہیں سکتا۔ بات یہ ہے کہ ہر چند ہمارے اعمال میں جو اختلاف ہو وہ بہی حضرت مسیح موعود کا ایک اعجازی نشان ہو کہ دیکہو کسقدر مختلف الخیال لوگوں کو ایک سلسلہ میں منسلک کر دیا ہے مگر میری نہایت ضروری ہو کہ امام الحکم عادل کیطرف سے ان متنازعہ فیہا مسایل کا فیصلہ ہو جن میں شافعی۔ مالکی حنفی حنبلی کا اختلاف رہا ہے کیونکہ یہ ضروری نہیں کہ چاروں اقوال درست ہوں گو ہمارے سے حضور علیہ السلام مختلف... فرماتے ہیں کہ قرآن پر صحیح حدیث پہر فقہ حنفی... سبہی مسئلہ میں فیصلہ کرو۔ ... یہ کام اگر ہو تو خود امام علیہ السلام کا یا ہمارے بزرگ مولوی سید محمد احسن... تعجب کہ وہ اس ضروری عرض کو قبول فرماکر مسئلہ وار ضروریات اور مختصر احمدی فقہ ترتیب دیں۔ ... دریں واسطے آپ بہی سابق بالخیر ہیں اور نماز اور اسکی حقیقت کتاب زیر تصنیف میں کم از کم نماز کے مسایل... لوگ دار الامان میں ہر بچے سے محروم ہیں... امام کا کسیطرح سے بعض مسایل... جانتا ہوں کہ مسایل کو بالدلائل... تا کہ ایک احمدی دوسرے مسلمان بہائیوں کا ساتھ ترجیح بیان کرسکے مثلاً میں عرض کرتا ہوں۔ کہ حنفی مذہب میں پانی دہ دردہ حکم ہو اسمیں اگر تہوڑی سی نجاست بہی پڑے تو پلید ہو جاتا ہے اور شافعی مذہب کہ پانچ مشک سے زیادہ پانی ہو تو نجاست پڑنے سے کبہی پلید نہیں ہوتا۔ اور مالکی مذہب کہ جبتک رنگ و بو نجاست سے نہ بدلے پانی پلید نہ ہوگا۔ مرے خیال اپنی تائید میں احادیث پیش کرتے ہیں حنفی دلیل ہے کہ فرمایا رسول کریم صلعم نے ماء دائم میں کوئی بول نہ کرے اور نہ کوئی جنبی نہاوے ... فرمایا کہ پانی نجس ہو جاتا ہے شافعی دلیل ہے قلتین سے زیادہ پانی ہو تو اسے کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔ مالکی ... کہ بیر بضاعہ کی نسبت دریافت کیا گیا کہ اسمیں حیض وغیرہ کے کپڑے پڑتے ہیں اور چہوٹے حوضوں کی نسبت کہ اسمیں کتے وغیرہ پانی پیتے ہیں تو فرمایا آنحضرت صلعم نے کچہہ مضائقہ نہیں۔ جو ... وغیرہ کو کمیں میں مریں تو حنفی اس پانی نکالتے ہیں اور ... صحابہ سے دلیل لاتے ہیں اور عمل سے ثابت ہے۔ کہ صحابی کا قول حجت ہے اور موقوف بہی حکم مرفوع میں ہے اہل حدیث کہتے ہیں کہ حنفیوں کا ڈول کیسا ہے جو نجس پانی نکال لیتا ہے اب آپ فرمایئے کہ ایک طالب حق اس موقعہ پر کیا کرے اور کیونکر وہ اطمینان پکڑے۔ اس ... وضو میں پیر دہونے کو اور مسح کیطرف خیال فرمایئے کہ کسقدر اختلاف ہے خون کے بہنے سے اور نماز میں قہقہہ لگانے سے حنفیوں کے نزدیک وضو ٹوٹ جاتا ہے مگر شافعیوں کے نزدیک نہیں ...

تقریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جو آپ نے بعد از نماز جمعہ ۳۰ دسمبر ۱۹۰۴ء کو مسجد اقصیٰ میں فرمائی۔

*

چونکہ خاکسار ایڈیٹر کچھ دیر سے ہو پہنچا تھا اسلئے جسقدر ضبط ہو سکا وہ ہدیہ ناظرین ہے سلسلہ تقریر سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ انقطاع دنیا اور حصول قرب الی اللہ کے متعلق مضمون تھا۔ اور وہ تقریر یہ ہے۔

انسان کو چاہئے کہ حسنات کا پلڑا بھاری رکھے۔ مگر دیکھا جاتا ہے کہ اسکی مصروفیت اسقدر دنیا میں ہے۔ کہ یہ پلڑا بھاری ہوتا نظر نہیں آتا رات دن اسی فکر میں ہے کہ وہ کام دنیا کا ہو جاوے۔ فلانی زمین ملجاوے فلانا مکان بنجاوے۔ حالانکہ اسے چاہئے کہ افکار میں بھی دین کا پلڑا دنیا کے پلڑے سے بھاری رکھے۔ اگر کوئی شخص رات دن نماز روزہ میں مصروف ہے تو یہ بھی اسکے کام ہرگز نہیں آسکتا جبتک کہ خدا کو اس نے مقدم نہیں رکھا ہوا عبادات اور فعل میں اللہ تعالیٰ کو نصب العین بنانا چاہئے۔ ورنہ خدا کی قبولیت کے لائق ہرگز نہ ٹھہریگا۔ دنیا کا ایک بت ہوتا ہے جو کہ ہر وقت انسان کی بغل میں ہوتا ہے۔ اگر وہ مقابلہ اور موازنہ کرکے دیکھیگا تو اسے معلوم ہوگا کہ طرح طرح کی مالیش اس نے دنیا کیلئے ہی بنا رکھی ہے اور دین کا پہلو بہت کمزور ہے حالانکہ عمر کا اعتبار نہیں اور نہ علم ہے کہ آج شام تک کے بعد زندہ بھی رہنا ہے کہ نہیں شیخ سعدی نے کیا عمدہ فرمایا ہے۔ ع مکن تکیہ بر عمر ناپائدار

اسوقت جسقدر لوگ کھڑے ہیں کون کہہ سکتا ہے کہ اگلے سال تک بھی میں ضرور زندہ رہونگا۔ لیکن اگر خدا کی طرف سے علم ہو جاوے کہ اب زندگی ختم ہے۔ تو ابھی سب ارادے باطل ہو جاتے ہیں۔ پس خوب یاد رکھو کہ مومن کو دنیا کا بندہ نہ ہونا چاہئے ہمیشہ آخر امر میں کوشاں رہنا چاہئے۔ کہ کوئی بھلائی اسکے ہاتھ سے رہ نہ جاوے۔ خدا تعالیٰ بڑا رحیم کریم ہے۔ اور اس کا ہرگز یہ منشاء نہیں ہے کہ تم دکھ پاؤ لیکن خوب یاد رکھو کہ جو اس سے عمداً دوری اختیار کرتا ہے پھر اسکا قہر ضرور ہوتا ہے عادت اللہ اسطرح سے چلی آتی ہے۔ نوح کے زمانہ کو دیکھو لوط کے زمانہ کو دیکھو۔ موسیٰ کے زمانہ کو دیکھو

اور پھر آنحضرت صلعم کے زمانہ کو دیکھو کہ اسوقت جن لوگوں نے عمداً خدا سے بعد اختیار کیا ان کا کیا حال ہوا۔ ان لمبی آرزوؤں نے انسان کو ہلاک کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی فرماتا ہے۔

أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ حَتَّىٰ زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ

کہ اے لوگو جو تم خدا سے غافل ہو دنیا طلبی نے تمہیں غافل کر دیا ہے یہانتک کہ تم قبروں میں داخل ہو جاتے ہو مگر غفلت سے باز نہیں آتے۔ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ۔ مگر اس غلطی کا تم کو عنقریب علم ہو جاویگا ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ۔ پھر تمکو اطلاع دیجاتی ہے کہ عنقریب تمکو علم ہو جاویگا کہ جن خواہشات کے پیچھے تم پڑے ہو وہ ہرگز تمہارے کام نہ آوینگی اور حسرت کا موجب ہونگی كَلَّا لَوْ تَعْلَمُونَ عِلْمَ الْيَقِينِ۔ اگر تم کو یقینی علم حاصل ہو جاوے تو تم علم کے ذریعہ سے سوچکر اپنے جہنم کو دیکھلو اور تم کو پتہ لگ جاوے کہ تمہاری زندگی جہنمی زندگی ہے اور جن خیالات میں تم رات دن لگے ہوئے ہو۔ وہ بالکل ناکارہ ہیں۔ میں ہر چند کوشش کرتا ہوں کہ کسیطرح یہ باتیں لوگوں کے دلنشین ہو جاویں مگر آخر کار یہی کہنا پڑتا ہے کہ انکے اختیار میں کچھ نہیں ہے جبتک خدا تعالیٰ خود ایک واعظ دل میں پیدا نہ کرے تب تک فائدہ نہیں ہوتا جب انسان کی سعادت اور ہدایت کے دن آتے ہیں تو دل کے اندر ایک واعظ خود پیدا ہو جاتا ہے اور اسوقت اسکے دلکو ایسے کان ملجاتے ہیں کہ وہ دوسرے کی بات کو سنتا ہے راتوں کو اور دنوں کو خوب سوچکر دیکھو تو تمہیں معلوم ہو جاویگا کہ انسان بہت ہی بے بنیاد ہے اور اسکے وجود کی کوئی کل بھی اس کے ہاتھ میں نہیں ہے۔ ایک آنکھ ہی پر نظر کرو۔ کہ کسقدر باریک عضو ہے۔ اگر ایک ذرا سا تنکا لگے تو فوراً نابینا ہو جاوے پھر اگر یہ خدا کی نعمت نہیں ہے تو کیا ہے کیا کسی نے ٹھیکہ لیا ہوا ہے کہ خدا اسے ضرور بینا ہی رکھیگا اور اسی پر سب قوا کا قیاس کرو۔ کہ اگر آج کسی میں فرق آجاوے تو انسان کی کیا پیش چل سکتی ہے۔ غرضیکہ ہر آن اور ہر پل میں اسکی طرف رجوع کی ضرورت ہے۔ اور مومن کا گذارہ تو نہیں ہو سکتا جبتک کہ اس کا دھیان ہر وقت اسکی طرف لگا نہ رہے۔ اگر کوئی ان باتوں پر غور نہیں کرتا اور ایک ہی نظر سے ان کو وقعت نہیں دیتا تو وہ اپنے دنیوی معاملات پر ہی نظر ڈالکر دیکھے کہ خدا کی تائید اور فضل کے سوا کوئی کام اس کا چل سکتا ہے اور کوئی منفعت دنیا کی وہ حاصل کر سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ دین ہو یا دنیا ہر ایک امر میں اسے خدا کی ذات کی بڑی ضرورت ہے۔

اور ہر وقت اسکی طرف احتیاج لگی ہوئی ہے جو اس کا منکر ہے سخت غلطی پر ہے۔ خدا تعالیٰ کو تو اس بات کی مطلق پرواہ نہیں ہے۔ کہ تم اسکی طرف میلان رکھو یا نہ۔ وہ فرماتا ہے۔

قُلْ مَا يَعْبَأُ بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ

اگر اسکی طرف رجوع رکھوگے تو تمہارا ہی اس میں فائدہ ہوگا۔ انسان جسقدر اپنے وجود کو مفید اور کار آمد ثابت کریگا۔ اسیقدر اسکے انعامات کو حاصل کریگا۔ دیکھو کوئی بیل کسی زمیندار کا کتنا ہی پیارا کیوں نہ ہو مگر جب وہ اس کے کسی کام ہی نہ آویگا نہ گاڑی میں جتیگا نہ زراعت کریگا۔ نہ کنوئیں میں لگیگا تو آخر سوائے ذبح کے اور کسی کام نہ آویگا ایکدن مالک اسے قصاب کے حوالہ کر دیگا ایسے ہی جو انسان خدا کی راہ میں مفید ثابت نہ ہوگا۔ تو خدا اسکی حفاظت کا ہرگز ذمہ وار نہ ہوگا ایک پھل اور سایہ دار درخت کیطرح اپنے وجود کو بنانا چاہئے تا کہ مالک بھی خبر گیری کرتا رہے لیکن اگر اس درخت کی مانند ہو گا کہ جو نہ پھل لاتا ہے اور نہ پتے رکھتا ہے کہ لوگ سایہ میں آبیٹھیں تو سوائے اس کے کہ کاٹا جاوے اور آگ میں ڈالا جاوے اور کس کام آسکتا ہے۔

خدا تعالیٰ نے انسان کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ اسکی معرفت اور قرب حاصل کرے۔

مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ

جو اس اصل غرض کو مد نظر نہیں رکھتا اور رات دن دنیا کے حصول کی فکر میں ڈوبا ہوا ہے۔ کہ فلاں زمین خرید لوں فلاں مکان بنالوں فلاں جائداد پر قبضہ ہو جاوے۔ تو ایسے شخص سے سوائے اسکے کہ خدا تعالیٰ کچھ دن تک مہلت دیکر واپس بلالے اور کیا سلوک کیا جاوے انسان کے دل میں خدا کے قرب کے حصول کا ایک درد ہونا چاہئے جسکی وجہ سے اسکے نزدیک وہ ایک قابل قدر شئے ہو جاویگا۔ اگر یہ درد اسکے دل میں نہیں ہے۔ اور صرف دنیا اور اس کے مافیہا کا ہی درد ہے۔ تو آخر تھوڑی سی مہلت پا کر وہ ہلاک ہو جاویگا۔ خدا تعالیٰ مہلت اسلئے دیتا ہے کہ وہ حلیم ہے لیکن جو اس کے حلم سے خود ہی فائدہ نہ اٹھاوے تو اسے وہ کیا کرے۔ پس انسان کی سعادت اسی میں ہے کہ وہ اسکے ساتھ کچھ نہ کچھ ضرور تعلق بنائے رکھے سب عبادتوں کا مرکز دل ہے۔ اگر عبادت تو بجا لاتا ہے مگر دل خدا کی طرف رجوع نہیں ہے۔ تو عبادت کیا کام آویگی اسلئے دل کا رجوع تام اسکی طرف ہونا ضروری ہے اب دیکھو کہ ہزاروں مساجد ہیں۔ مگر سوائے اسکے کہ ان میں رسمی عبادت ہو اور کیا ہے

ایسے ہی آنحضرت صلعم کیوقت یہودیوں کی حالت تھی کہ رسم اور عادت کے طور پر عبادت کرتے تھے اور دل کا حقیقی میلان جو کہ عبادت کی روح ہے ہرگز نہ تھا اسلئے خدا تعالیٰ نے انپر لعنت کی پس اسوقت بھی جو لوگ پاکیزگی قلب کی فکر نہیں کرتے تو اگر رسم و عادت کے طور پر وہ سینکڑوں ٹکریں مارتے رہیں انکو کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ اعمال کے باغ کی سرسبزی پاکیزگی قلب سے ہوتی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسَّاهَا۔ کہ وہی بامراد ہوگا جو کہ اپنے قلب کو پاکیزہ کرتا ہے۔ اور جو اسے پاک نہ کریگا بلکہ خاک میں ملا دیگا یعنی سفلی خواہشات کا اسے مخزن بنا رکھیگا وہ نامراد رہیگا۔ اس بات سے ہمیں انکار نہیں ہے کہ خدا کیطرف آنے کیلئے ہزارہا روکیں ہیں۔ اگر یہ نہ ہوتیں تو آج صفحہ دنیا پر نہ کوئی ہندو ہوتا نہ عیسائی۔ سب کے سب مسلمان نظر آتے لیکن ان روکوں کو دور کرنا بھی خدا کے فضل سے ہوتا ہے وہی توفیق عطا کرے تو انسان نیکی بدی میں تمیز کر سکتا ہے۔ اسلئے آخر کار بات پھر اسی پر آٹھہرتی ہے کہ انسان اسکی طرف رجوع کرے تا کہ قوت اور طاقت دیوے۔

دنیا میں جسقدر شور نفس پرستی اور شہوت پرستی وغیرہ کے ہوتے ہیں۔ ان سب کا ماخذ نفس امارہ ہی ہے۔ لیکن اگر انسان کوشش کرے تو اسی امارہ سے پھر وہ لوامہ بنجاتا ہے۔ کیونکہ کوشش میں ایک برکت ہوتی ہے اور اس سے ہی بہت کچھ تغیرات ہو جاتے ہیں۔ پہلوانوں کو دیکھو کہ وہ ورزش اور محنت سے بدن کو کیا کچھ بنا لیتے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ محنت اور کوشش سے نفس کی اصلاح نہ ہو سکے۔ نفس امارہ کی مثال آگ کی ہے۔ جو کہ مشتعل ہو کر ایک جوش طبیعت میں پیدا کرتا ہے جس سے انسان حد اعتدال سے گذر جاتا ہے۔ لیکن جیسے پانی آگ سے گرم ہو کر آگ کی مثال تو ہو جاتا ہے۔ اور جو کام آگ سے لیتے ہیں وہ اس سے بھی لے لیتے ہیں۔ مگر جب اسی پانی کو آگ کے اوپر گرایا جاوے تو وہ اس آگ کو بجھا دیتا ہے۔ کیونکہ ذاتی صفت اسکی آگ کو بجھانا ہے۔ وہ وہی رہیگی۔ ایسے ہی اگر انسان کی روح نفس امارہ کی آگ سے خواہ کتنی ہی گرم کیوں نہ ہو۔ مگر جب وہ نفس سے مقابلہ کریگی۔ اور اسکے اوپر گریگی۔ تو اسے مغلوب کرکے چھوڑیگی۔ بات صرف اتنی ہے کہ خدا کو ہر ایک بات پر قادر مطلق جانا جاوے۔ اور کسی قسم کی بدظنی اس پر نہ کیجاوے۔ جو بدظنی کرتا ہے وہی کافر ہوتا ہے

مومن کی صفات میں سے ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو نہایت درجہ قادر جانے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ بہت نیکیاں کرنے سے انسان ولی بنتا ہے۔ یہ نادانی ہے۔ مومن کو تو خدا نے اول ہی ولی بنایا ہے۔ جیسے کہ فرمایا ہے واللہ ولی الذین امنوا۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کے ہزاروں عجائبات ہیں اور انہی پر کھلتے ہیں جو دل کے دروازہ کھول کر رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بخیل نہیں ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص مکان کا دروازہ خود ہی نہیں کھولتا۔ تو پھر روشنی کیلئے اندر آوے بس جو شخص خدا کی طرف رجوع کریگا۔ تو اللہ تعالیٰ بھی اسکی طرف رجوع کریگا۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ جہانتک بس چلسکے وہ اپنی طرف سے کوتاہی نہ کرے۔ پھر جب اسکی کوشش اس کے اپنے انتہائی نکتہ پر پہنچیگی تو وہ خدا کے نور کو دیکھ لیگا والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا میں اسکی طرف اشارہ ہے کہ جو حق کوشش کا اس کے ذمہ ہے وہ بجالائے۔ یہ نہ کرے کہ اگر پانی دو ہاتھ نیچے کھودنے سے نکلتا ہے تو وہ صرف ایک ہاتھ کھود کر ہمت ہار دے۔ ہر ایک کام میں کامیابی کی یہی جڑ ہے کہ ہمت نہ ہارے۔ پھر اس امت کیلئے تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اگر کوئی پورے طور سے دعا و تزکیہ نفس سے کام لیگا تو سب وعدے قرآن شریف کے اس کے ساتھ پورے ہو کر رہیں گے۔ ہاں جو خلاف کریگا وہ محروم رہیگا کیونکہ اسکی ذات غیور ہے اس نے اپنی طرف آنے کی راہ ضرور رکھی ہے لیکن اسکے دروازے تنگ بنائے ہیں۔ پہونچتا وہی ہے جو تلخیوں کا شربت پی لیوے۔ لوگ دنیا کی فکر میں درد برداشت کرتے ہیں حتی کہ بعض اسی میں ہلاک ہو جاتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کیلئے ایک کانٹے کی درد بھی برداشت کرنا پسند نہیں کرتے۔ جبتک اسکی طرف سے صدق اور صبر اور وفاداری کے آثار ظاہر نہ ہوں۔ تو ادھر سے رحمت کے آثار کیسے ظاہر ہوں۔ ابراہیم علیہ السلام نے صدق دکھلایا۔ تو انکو ابو الانبیاء بنا دیا۔ میرے کہنے کا مدعا یہ ہے کہ دن بہت نازک ہیں۔ اور کسی نے ابتک نہیں سمجھا تو آیندہ سمجھ لیوے مجھے الہام ہوا تھا عفت الدیار محلھا و مقامھا یہ ایک خوفناک کلام ہے جسمیں طاعون کی خبر دیگئی ہے کہ انسان کیلئے کوئی مفر اور کوئی جائے پناہ نہ رہیگی۔ اسلئے میں نے سب کو اور کہا ہوں کہ اگر کوئی سچی تبدیلی نہ کریگا تو وہ ہرگز اس لائق نہ ہوگا کہ مجھکو دعا کیلئے لکھے۔ جو لوگ خدا کے بتلائے ہوئے صراط مستقیم پر چلیں گے وہی محفوظ رہیں گے۔ خدا کا وعدہ ایسے ہی لوگوں کی حفاظت کا ہے جو سچی تبدیلی اپنے اندر کرتے ہیں۔ مطلق بیعت انسان کے کیا کام آسکتی ہے۔ پورا نسخہ جبتک نہ پیئے تو مریض کو فائدہ نہیں ہوا کرتا۔ اسلئے پوری تبدیلی کرنی چاہئے۔ جہانتک ہوسکے دعا کرو اور اللہ تعالیٰ سے کہو کہ وہ تم کو ہر ایک قسم کی توفیق عطا کرے۔ (البدر)

مراسلت

مکرمی اخویم جناب ایڈیٹر صاحب الحکم سلمکم اللہ تعالیٰ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ خدائے قادر ذوالجلال کا ہزاران ہزار شکر ہے کہ اس نے مقدمہ میں نمایاں فتح اپنے مامور و مرسل مسیح موعود علیہ السلام کو دی۔ اسی مبارک تقریب کے لئے خاکسار نے ۱۹ ستمبر ۱۹۰۴ء کو جبکہ خاکسار دارالامان میں حاضر تھا جوش ایمانی اور وفور یقین سے ایک قصیدہ لکھا تھا جس کے پڑھکر سنانے کی ازحد تمنا تھی۔ اسوقت جبکہ حضور علیہ السلام کے حضور اسکے عرض کرنے اور پڑھکر سنانے کا موقعہ ہو افسوس کہ میں حاضر نہیں۔ بظاہر غائب مگر دل سے حاضر ہوں۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو حضرت اقدس کو سنادیں اور اخبار کو ہر بار میں ناظرین الحکم کی دلچسپی کیلئے چھاپ دیں جن دنوں یہ قصیدہ لکھا گیا تھا مرحوم شہید ملا عبد اللطیف صاحب اور ان کے شاگرد کی شہادت کا واقعہ اور تازہ نشان ایمان کو تازہ کر رہا تھا اسلئے اس واقعہ کا بھی تذکرہ ہے اور عام نصرتوں اور کامیابیوں کی مبارکباد ہے جو حضرت اقدس کے شامل حال ہیں۔ والسلام

آپکا خادم
محمد نواب خان ثاقب میرزا خانے مالیر کوٹلوی۔

قصیدہ مبارکباد

مبارک ہو تجھے اے احمد ثانی مبارک ہو
سکینت تجھکو اعدا کو پریشانی مبارک ہو
نبوت کے ظل تجھکو مبارک اے جری اللہ
عدو نے خستہ تن کو تن کی عریانی مبارک ہو
خدا خود حمد کرتا ہے تری عرش بریں پر سے
فرشتوں کی زبان سے بھی ثنا خوانی مبارک ہو
ترا گھر جنت الفردوس سے اک خوان نعمت ہے
تجھے یہ خوش مزہ جنت کی مہمانی مبارک ہو
عرب کی تجھکو اللہ نے زبان ایسی سکھائی ہے
کہ کہتے ہیں عرب والے زباندانی مبارک ہو
ترے جبہ سے شاہان زمان برکت کے طالب ہیں
تجھے اے شاہ دین یہ شان شاہانی مبارک ہو
ملی خاک میں اعدا کی ساری بادپیمائی
ترے ورد سخن کو آبرو بانی مبارک ہو
ہمارا مال و جان قربان ہو تجھپر اخلاص سب
شہادت پانے والے دو کی قربانی مبارک ہو
تجھے دشمن کی تلواروں کے واروں سے حفاظت ہے
خدائے یار و یاور کی نگہبانی مبارک ہو
تو ہے شاہ جہان اخلاق عالمگیر ہے اپنے
جہانشاہی جہانگیری جہانبانی مبارک ہو
تو زندہ ہے تماشائے جمال یار باقی ہے
وفات کشتگان عالم فانی مبارک ہو
ترا قلب منور درحقیقت اک ستارہ ہے
ہوا جسپر نزول نور رحمانی مبارک ہو
بھرا ہے نور عرفانی ترے سینے میں قرآن کا
تری آنکھوں کو نور حسن قرآنی مبارک ہو
در و دروازہ اعدا پہ الو کی صدائیں ہیں
انہیں شومی تباہی اور ویرانی مبارک ہو
پہنچ سکتی ہے دنیا میں ندا تیری بآسانی
یہی خواہش تھی اب تجھکو یہ آسانی مبارک ہو
ملا ہے تجھکو تکمیل اشاعت کا بڑا عہدہ
اشاعت کی وسائل کی یہ ارزانی مبارک ہو
مسخر ہوگئے ہیں تجھ سے امریکہ و یورپ
قلم کی تیغ کاغذ کی سپر رانی مبارک ہو
تمنائیں ہوئیں سب دل کی پوری خدا کی برکت
مرادیں تیری بر آئیں عیش شادمانی مبارک ہو
کھچے آتے ہیں صدہا دل ہزاروں کان کو سنکر
مبارک ہو کشش جذب روحانی مبارک ہو
ہوا سے سیر اڑائے پھرتی ہے اعدا کی گرد کو
جلو میں تیرے گھوڑوں کی یہ جولانی مبارک ہو
مقدم ہے تار برقی تار کا رفتار برقی سے
تری گفتار میں تائید یزدانی مبارک ہو
محمد کا تو سایہ ہے خدا کا تجھپہ ہے سایہ
تجھے اے ظل احمد ظل سبحانی مبارک ہو
تو ہے کان گہر اور تیری باتیں گوہر رخشاں ہیں
سخن کی جگمگاہٹ اور درفشانی مبارک ہو
تری باتوں کی یاقوتی کو دلمیں قوت آتی ہے
مفرح اور مقوی لعل مرجانی مبارک ہو
عداوت میں اثر ہے دنیا کی گیری و دین کو دشمن
خداوندی عدالت سے سزا یابی مبارک ہو
کھلا ہے غنچہ امید اور دشمن افسردہ ہے
مبارک باد کی تجھ پر گل افشانی مبارک ہو
خدا کے سچے وعدے ہوگئے آخر کو سب پورے
ہوئے سب سچے الہامات ربانی مبارک ہو
سسک کر اور تڑپ کر رہ گئے اکثر عدو تیرے
جو ہے باقی کوئی اوسکو گرانجانی مبارک ہو
تدابیر خدائے غالب و قہار کے آگے
ہوئے مغلوب سارے حرب شیطانی مبارک ہو
فسونکار جن دنیا تیرے شیشے میں اتر آئے
بنے بیٹھے تھے جو افسوں میں لاثانی مبارک ہو
شکر لب ہیں جو دنیا کے ترے قند سخن آگے
وہ جن میں اپنے بیر لاتے ہیں شیریں بیانی مبارک ہو
لب شیریں پہ تیرے سینکڑوں فرہاد مرتے ہیں
جو کرتے ہیں اپنا اک ہیرا بانی مبارک ہو
وہ سایہ کی طرح ملتے نہیں دم بھر ترے ہرگز
انہیں اس درگہ عالی کی دربانی مبارک ہو
غلام احمد تو نامی ترا نام گرامی ہے
یہ عزت کا ترے سر تاج نورانی مبارک ہو
خدا کا نور تجھ کو دور کی باتیں سکھاتا ہے
فراست کی ضیا اور نور ایمانی مبارک ہو
تجھے تخت خلافت اور ولایت کی ملی خاتم
یہ خاتم اور وہ تخت سلیمانی مبارک ہو
ترا تخت اے سلیمان زیب دائرہ زمانی ہو
ہوئے زیر نگین جنات انسانی مبارک ہو
مسیحائی خدائی کی ملائی خاک میں جادو
خدا نے تیرے آنے پر یہ تابانی مبارک ہو
دکھانا نور حق کا تیرا فرض ہے شاہانہ
کنوئیں میں جا کے دیکھا چاہ ظلمانی مبارک ہو
مبارک ہو غلامی میرزا احمد کی اے ثاقب
اور ہر تجھکو خطاب میرزا خانی مبارک ہو

محمد نواب خان ثاقب میرزا خانی مالیر کوٹلوی

تصحیح

الحکم ۲۴ جنوری سنہ ۰۵ء میں سہو عمل سے ایک خط چھپ گیا ہے جسکے چند الفاظ غلط چھپ گئے ہیں۔ ناظرین الحکم مہربانی فرما کر تصحیح فرمالیں۔

غلط	صحیح
مقتضیا	مقتضیا
ابو ... تجھ پر ...	...
ذرہ اطمینان	ذریعہ اطمینان
کیونکہ	(حذف کیا جاوے) جو نکہ
کوئی عجب	کوئی کافی وجہ

الحکم نمبر ۳ جلد ۹ (۵) ۳۱ جنوری ۱۹۰۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

الفرقان یا معیار الصادقین

اس عنوان کے ماتحت میں ان مقدمات پر ایک تبصرہ لکھنا چاہتا ہوں جنکا ظہور نومبر ۱۹۰۲ء کو ہوا لیکن ان کی پیشگوئی نومبر ۱۹۰۱ء میں ہو چکی ہوئی تھی +

یہ مقدمات چونکہ حضرت حجۃ اللہ امام الملۃ خلیفۃ اللہ فی الارض حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود و ان کی صداقت اور منجانب اللہ ہونے پر زبردست دلیل ہیں بلکہ سید ولد آدم خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی صداقت اور ان کا احیا اور خود اللہ تعالیٰ کی مقتدر اور متصرف ہستی کا ثبوت ان میں موجود ہے اس لیے میں چاہتا ہوں کہ کسی قدر تفصیل سے انپر کلام کروں + اگر یہ مقدمات عام مقدمات کی طرح ہوتے اور ان کی روئیداد اور حالات نوع انسان کے لیے کوئی مفید اور قابل غور سبق پیش نہ کرتے تو کچھ ضرور نہ تھا کہ ان پر بحث کی جاتی لیکن ان مقدمات کی تہ میں چونکہ آیات اللہ ہیں جیسا کہ خود خدا تعالیٰ نے فرمایا تھا فِیْهِ اٰیٰتٌ لِّلسَّآئِلِیْنَ اس لیے میں ایک گناہ اور خطاء عظیم سمجھتا ہوں اگر ان پر غور نہ کیا جاوے اور اس غور و فکر کے نتائج پبلک کے سامنے نہ رکھے جاویں + پس جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے میں اپنے مذاق اور فہم کے مطابق کلام کروں گا۔ اسمیں برکت رکھ دینا اور مفید نوع انسان بنا دینا اللہ تعالیٰ کے فضل و نکتہ نوازی پر موقوف ہے جس سے میں کبھی مایوس نہیں ہوتا اور خدا کرے کہ اس مایوسی سے تمام مسلمان بچتے رہیں کیونکہ یہ خطرناک مرض ہے جو کفار کے لاحق حال ہوتا ہے جیسا کہ فرمایا لَا یَیْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْکٰفِرُوْنَ +

غرض یہ مقدمات خدا تعالیٰ کا ایک بیّن نشان اور کھلا کھلا معجزہ ہیں جو اس زمانہ میں احیاء اسلام۔ احیاء قرآن اور احیاء نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے خدا کے جری مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر ظاہر ہوا۔ اسلیے ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ جہاں تک اسکی طاقت اور ہمت ہو اس نشان کو ظاہر کرے کیونکہ اس سے اعلاء کلمۃ الاسلام مقصود اور مقصود ہے اس قسم کے مقاصد کو مد نظر رکھکر میں نے اس پر قلم اٹھایا ہے خدا تعالیٰ میرا مددگار ہے

آمین

ٹھیرتے ہیں اور اس مامور اور اس کی قوم پر انعامات کثیرہ کا موجب ہوتے ہیں۔ ان مشکلات اور مصائب کے ضمن میں وہ قوم جو خدا کا مامور طیار کرنی چاہتا ہے قوم بنتی ہے کیونکہ غدّاروں۔ دل کے کچوں اور کمزوروں کو مشکلات الگ کر دیتی ہیں اور وفادار صادق کی راہ میں جان نثار۔ عسر یسر میں قدم آگے بڑھانے والے عالی ہمت ثابت ممتاز ہو جاتے ہیں للہ درمن قال

رحمت خالق کہ حرز اولیا است
ہست پنہاں زیر لعنت ہائے خلق

اگرچہ یہ سچ ہے کہ وہ سماں (جبکہ خدا کا مامور ومرسل کلاب الدنیا کے نرغہ میں پھنسا ہوا ہوتا ہے اور ہر طرف سے یہ درندے اسکو اور اسکی جماعت کو کاٹ کھانے کو دوڑتے ہیں) عجیب دہشتناک ہوتا ہے۔ نادان مخالف! اپنی تدابیر اور مکروہ منصوبوں پر بھروسہ کر کے خیال کرتا ہے کہ اب اس سلسلہ کا خاتمہ ہے لیکن اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ اس کی دون ہمتی اور شوخی طبع پر ہنستے ہیں کہ یہ اپنی ناکامی اور نامرادی کو نہیں دیکھتا اور خدا کے محبوب کو اس کا نشانہ بناتا ہے +

میں سچ کہتا ہوں کہ اس قسم کے واقعات نے ہمیشہ صادقوں اور ماموروں کی جماعت کو ممتاز کیا ہے اور اگر اس قسم کے واقعات کبھی پیش نہ آتے اور یوم بعثت سے ہی خدا کے مامور مظفر و منصور ہو جاتے تو خود وہ مامور اور اسکی قوم خدا تعالیٰ کی عجیب در عجیب قدرتوں اور طاقتوں پر جو ایمان لاتی وہ ایمان بالغیب ہی کے رنگ میں ہوتا اس میں عرفان اور اطمینان کی چاشنی اور لذت پیدا نہ ہوتی۔

خدا تعالیٰ کی معرفت اور اسکی ہستی پر بصیرت کے ساتھ ایمان پیدا ہونے کے لیے ضروری ہے کہ خدا کے مامور ومرسل آئیں اور پھر کلاب الدنیا ان پر ٹوٹ پڑیں اور ان کے تباہ کرنے میں کوئی تیر اپنے ترکش کا باقی نہ رہنے دیں پھر دنیا دیکھ لیتی ہے کہ **خدا ہے؟ اور کس کے ساتھ ہے؟**

پس

صادق کی مخالفت ہونا ضروری ہے اور مامور ومرسل کے لیے تاریکی کے فرزندوں کے حملوں کا نشانہ ہونا لازم۔ کیونکہ یہی امور ہیں جو اسکی سچائی پر مہر کرنے والے ٹھیرتے ہیں اور انکی بدولت ہی وہ یہ کہنے کی جرأت کرتے ہیں۔ ؎

آں خدائے کہ ازو اہل جہاں بیخبر اند
بر من او جلوہ نمود است گر اہلی بپذیر

نشانات اور معجزات کے ظہور کی یہی فلاسفی ہے جس سے افسوس لوگ ناواقف ہیں۔ خدا تعالیٰ کی اس مستمرہ سنت نے کہ ہر زمانہ میں کام کیا ہے جو لوگ قرآن کریم کو پڑھتے ہیں اور انھوں نے اس پر تدبر کیا ہے وہ کبھی انکار نہیں کر سکتے کہ خدا کے ماموروں کو اپنے ہمعصروں سے کس قسم کے دکھ اٹھانے پڑتے ہیں آدم وابلیس کا معاملہ خدا کی مجید کتاب کے شروع میں موجود ہے۔ اس واقعہ اور قصہ کا بیان کرنا خدا کی حلیم کتاب نے کیوں ضروری سمجھا؟ محض اسلیے کہ ہر مامور ومرسل چونکہ اپنے وقت کا آدم ہوتا ہے اور وہ ایک نئی مخلوق (جو خدا تعالیٰ کی قوم کہلاتی ہے) کا روحانی باپ ٹھیرتا ہے اور اسکے ساتھ وہی واقعات کسی نہ کسی رنگ میں پیش آتے ہیں۔ اسلیے خدا تعالیٰ نے آدم وابلیس کے قصہ کو بیان کر دیا۔

خدا خود قصہ شیطاں بیاں کرد ست تا دانند
کہ ایں نخوت کند ابلیس ہر اہل عبادت را

دولت افغانستان اور دولت انگلستان

ناظرین الحکم مندرجہ بالا عنوان الحکم ایسے مذہبی اخبار میں (جو سیاسی امور میں دخل دینے کی اپنے لیے کبھی ضرورت نہیں سمجھتا) پڑھ کر تعجب کرینگے لیکن ان کا تعجب اس مضمون کو پڑھ لینے کے بعد جاتا ہی نہ رہے گا بلکہ اسکے قائمقام ایک خوشی چھوڑ جائیگا۔

میں خوب جانتا ہوں کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا پولیٹیکل امور سے بلکل الگ رہنا ایک ایسا امر ہے جو گورنمنٹ اور پبلک کی نظر سے پوشیدہ نہیں اور ساتھ ہی **جہاد کی حرمت کا فتویٰ دینے کی وجہ سے** عام مسلمانوں اور احمدیوں میں ایک ایسا امتیاز قائم ہو چکا ہے جو لفظ **احمدی** کے نام کے ساتھ معاً اس تصور کو ذہن نشین کر دیتا ہے کہ اس قوم اور گروہ کا فرد ہے جو **جہاد کو حرام قرار دیتا ہے**

اس امر کے اظہار کی بھی مجھے کوئی ضرورت محسوس نہیں ہوتی کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا امام پیشوا وہ شخص ہے جس کا خاندان ہمیشہ گورنمنٹ انگلشیہ کا عقیدت کیش اور وفادار دولت ثابت ہو چکا ہے۔ ایسا ہی مجھے اس بات کے بیان کرنے کی بھی حاجت نہیں کہ **گورنمنٹ انگلشیہ** کے متعلق ہوا خواہی اور سچی اطاعت و وفاداری کا جوش پیدا کرنے میں عالی جناب مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان نے جو قابل قدر خدمات کی ہیں انکی نظیر کسی دوسرے مسلمان کی خدمات میں نہیں مل سکتی۔ اور یہ تو کل کی بات ہے جبکہ سفیر روم کے آنے پر حضرت اقدس نے گورنمنٹ **برطانیہ** کی سلطنت کو بلحاظ امن و عدل اور رعایا کی خبرگیری اور خیر خواہی کے ترجیح دی تھی تو پنجاب و ہندوستان کے مسلمان اخبارات نے وہ گالیاں دی تھیں جنکو سنکر وفادار رعایا کی شان سے بعید سمجھا جا سکتا تھا۔

بہرحال یہ ایسے امور ہیں جو گورنمنٹ کے فہیم اور دقیقہ رس عنصروں کو بڑی تفتیش اور تحقیق کے بعد معلوم ہو چکے ہیں

پس

سوال ہوگا کہ مندرجہ بالا عنوان کے بحث کرنے سے میری کیا مراد ہے؟ میں زیادہ دیر تک ناظرین کو تعجب میں رکھنا نہیں چاہتا۔ اس عنوان سے مجھکو صرف **اپنی محسن گورنمنٹ** کے محاسن کا تذکرہ کرنا ہے۔ بلکہ زور کے لیے بعض امور بطور ثبوت پیش آتے ہیں۔

اگرچہ اس وقت جبکہ دربار کابل اور سلطنت عظمیٰ برطانیہ کے تعلقات دوستانہ ہیں اور ابھی تازہ تازہ پرنس عنایت اللہ خان صاحب **دربار ہند** سے تشریف لے گئے ہیں دربار کابل کا شکوہ کرنا نامناسب ہو لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ایسا شخص جو **مظلوم** ہے اور جسے دکھ پہنچا ہے کوئی مہذب سلطنت پسند نہیں کرتی کہ اسے درد دل کے اظہار کا موقع نہ دیا جاوے۔ پس میں اگرچہ کہونگا تو **زخم رسیدہ** دل کی وجہ سے اور پھر بھی یہ نہیں کہ ایسے الفاظ میں شکوہ کروں جو نامناسب اور ناموزون ہوں بلکہ نہایت سنجیدگی اور متانت سے میں اس امر کو محض اپنے **مسلمان بھائیوں** کی توجہ کے لیے پیش کرنا چاہتا ہوں اور نومبر ۱۹۰۳ء کے الحکم میں ایک مضمون **عنوان خون** کے عنوان سے لکھا تھا جو حضرت مولانا مولوی صاحبزادہ **عبد اللطیف شہید** رضی اللہ عنہ کے واقعہ شہادت کی اطلاع اور خبر پر مشتمل تھا۔ اس میں میں نے وجوہات شہادت بیان کرتے ہوئے لکھا تھا۔

"آنجناب دار الامان سے ایک پاک جوش اور عقیدہ کے ساتھ اپنے وطن مالوف کو تشریف لے گئے اور دربار کابل کے سربرآوردہ اور ذمہ وار حکام اور امیر کو انھوں نے وہ پاک اور راحت بخش پیغام پہنچایا جو زمینی نہیں بلکہ آسمانی تھا وہ پیغام جو خدا تعالیٰ کا برگزیدہ مامور لیکر آیا ہے وہ پیغام جو ابتدائے آفرینش سے کل نبی لیکر آتے رہے ہیں"۔

اس پیغام میں چونکہ وہ **شہزادہ امن** (مہدی) کی دعوت اور تبلیغ پر مشتمل تھا۔ مولوی صاحب موصوف نے اپنے ملک میں **جہاد کی حرمت کے فتوے** کی بھی اپنی تقریروں کے ذریعہ اشاعت کی کیونکہ مسیح موعود (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے آثار و علامات میں سے ایک یہ بھی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے **یضع الحرب** کے الفاظ میں بیان فرمائی ہے۔

اس پاک تعلیم کی اشاعت پر سرزمین کابل کے **میڈ ملاؤں** نے جنکے سر میں **جہاد** کی کھچڑی پکتی رہتی ہے ایک شور مولوی صاحب موصوف کے خلاف پیدا کر دیا یہاں تک کہ امیر کابل نے باوجود اس عزت و احترام کے جو وہ مولوی صاحب موصوف کی اپنے دل میں رکھتے تھے مولوی صاحب موصوف کو گرفتار کر لیا اور آخر ان میڈ ملاؤں نے اخوندزادہ موصوف کے سنگسار کرنے کا حکم اور فتویٰ دیدیا۔ اسی مضمون کے آخر میں میں نے لکھا تھا کہ شہید مرحوم نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تبلیغ اور دعوت کا اشتہار اپنے خون کے ساتھ لکھکر سنگلاخ کابل کی چٹانوں پر آویزاں کر دیا ہے اور مولوی صاحب مرحوم کا خون سلسلہ عالیہ احمدیہ کے کابل میں احیا کیلئے آبپاشی کا کام دیگا اور جوں باغباں بر روئے [illegible] کا نتیجہ پیدا کرے گا کابل کے میڈ ملا اور انکا محکوم امیر سمجھتا ہوگا کہ شہید موصوف کی شہادت کیوجہ سے **حرمت جہاد** کے فتوے کابل میں سنائی نہ دینگے مگر وہ یاد رکھیں کہ وہ پتھر جو شہید موصوف پر چلائے گئے تھے پکار پکار کر کہہ رہے ہیں

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دیں کے لیے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آگیا مسیح جو دیں کا امام ہے
دیں کے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے

یہ حصہ مضمون جو میں ۲۴ نومبر ۱۹۰۳ء کو شائع کر چکا ہوں بخوبی ظاہر کر رہا ہے کہ شہید مرحوم کی شہادت ایک ایسا واقعہ تھا **گورنمنٹ انگلشیہ** کے تحت حکومت میں بھی مولوی صاحب موصوف کی ایک معقول جاگیر علاقہ **بنوں** میں تھی۔ مگر مجھے معلوم نہیں کہ گورنمنٹ نے اس پر کوئی نوٹس لینا پسند کیا یا نہیں۔

بہرحال اس واقعہ نے ان لوگوں پر جو **دولت افغانستان** کے زیر حکومت تھے اور مولوی صاحب موصوف سے پیری اور مریدی کے تعلقات رکھتے تھے **گورنمنٹ انگلشیہ** کے متعلق اعلیٰ درجہ کے **پاکیزہ خیالات** اور **مفید اثر** پیدا کیا ان لوگوں نے (جو کوہستان کابل کی پہاڑیوں میں خدا جانے **سلطنت انگلستان** کی بابت کیا کچھ سننے کے عادی ہو رہے) معلوم کر لیا کہ **گورنمنٹ ہند** کیسی فیاض اور عالی حوصلہ گورنمنٹ ہے جو کسی **فرد** اور **قوم** کے مذہب کے ساتھ کوئی علاقہ نہیں رکھتی اور کسی قسم کا تعرض نہیں کرتی بلکہ یہاں تک کہ ایک شخص جو اپنے مذہب کی تردید کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے اور مسیح کی الوہیت اور کفارہ کو زور دلائل سے باطل ٹھہراتا ہے اور خود **مسیح موعود** کا دعویٰ کرتا ہے پوری **آزادی** اور سہولت کے ساتھ اپنے سلسلہ کی اشاعت کر رہا ہے اس سے بڑھ کر گورنمنٹ کی **نیک خیالی** اور **خیر سگالی** کیا ہوگی برخلاف اسکے اپنے گھر میں ایک شخص جو بڑا عالم [illegible] کامل ہے ہر طرح معزز سمجھا جاتا ہے محض ایک اختلافی مسئلہ پر اور اتنا کہنے پر کہ **جہاد حرام ہے** سنگسار کر دیا جاتا ہے۔ اس تفاوت اور امتیاز نے ان لوگوں کے دل پر **ایک عجیب اور گہرا اثر گورنمنٹ انگلشیہ کی ہوا خواہی اور اسکی اطاعت میں آنے کے لیے کیا ہے** جہانتک مجھے معلوم ہوا ہے وہ لوگ ہمیشہ اس امر کے آرزو مند پائے جاتے ہیں کہ وہ گورنمنٹ انگلشیہ کے سایہ عاطفت میں رہیں چنانچہ مجھ کو یہ معلوم کر کے بہت ہی خوشی ہوئی ہے کہ صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب کے مرید جن میں سے بعض لوگ [illegible] ہجرت کرکے گورنمنٹ انگلشیہ کے سایہ عاطفت میں آ گئے ہیں کہا جاتا ہے کہ بعض لوگ بنوں کے ضلع میں صاحب موصوف کی جاگیر کے علاقہ میں آ رہے ہیں اور چند بیاں بھی عرصہ گذشتہ ہیں آ رہے ہیں۔ اگر یہ سلسلہ جاری رہا تو یہ گورنمنٹ انگلشیہ کی قوت اور طاقت کو نہ صرف زیادہ [illegible] والا ہوگا بلکہ افغانستان کے باشندوں کے دلوں میں قیصری [illegible] کی عظمت کو محبت کے ساتھ قائم کریگا۔ اور یہ امر سلسلہ عالیہ احمدیہ کی عظمت کو بھی قائم کرنیوالا ثابت ہوگا۔ کیونکہ اس سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اصولوں کی خوبی اور عمدگی عام طور پر ذہن نشین ہو جائے گی۔

مگر میں افسوس سے ظاہر کرتا ہوں کہ افغانستان کی پہاڑیوں کے رہنے والے تو حضرت مسیح موعود کے سلسلہ کو سمجھ گئے لیکن ہندوستان کے مولوی اور ملا ابھی تک خونی مہدی اور خونی مسیح کا انتظار کرتے ہیں۔ افسوس!

ختم کرنے سے پہلے میں ایک امر بھی ظاہر کرنا چاہتا ہوں جسکی بہت کم لوگوں کو خبر ہوگی۔ وہ یہ ہے کہ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود ہمیشہ جب انکو موقع ملتا ہے ممالک اسلامیہ میں جہاد کی حرمت اور گورنمنٹ انگلشیہ کے محاسن کی تبلیغ کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں کسی زمانہ میں حضرت حجۃ اللہ نے دربار کابل کو بھی تبلیغ کی تھی۔ چنانچہ اسمیں لکھا تھا۔ [illegible]

اب جو شخص حضرت اقدس کی اس تبلیغ کو جو بطور خط بھیجی گئی تھی پڑھیگا وہ معلوم کریگا کہ دولت افغانستان کے ذہن نشین اسے کیا کرنا چاہا ہے۔

الغرض

میں اس سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اصولوں کی عظمت اور خوبی کی یہ بڑی بھاری دلیل سمجھتا ہوں کہ ان لوگوں کے دلوں میں بھی یہ باتیں [illegible]

متفرق مضامین

ناظرین سے پانچ منٹ

توسیع اشاعت الحکم۔ الحکم کی توسیع اشاعت کی طرف احمدی جماعت کو متوجہ کرنے کی ضرورت ہے میں سمجھتا ہوں اسباب سے وابستہ سمجھتا ہوں اگر دوسرے اخبار اور رسالہ کے متعلق توسیع اشاعت کا سلسلہ بعد جاری دیکھتا ہوں تو مجھے بھی تحریک ہوتی ہے۔ مگر اس میدان میں کام کرنا مشکل ہے منشی نادر خان صاحب نائب تحصیلدار نے اس مہینے میں تین خریدار بھیجے ہیں۔ مولوی غلام امام صاحب اور ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب مولوی عبداللہ صاحب باجوہ۔ منشی رحیم بخش صاحب تیما۔ ڈاکٹر ابوالعلی صاحب منشی عبدالحکیم صاحب پوربی خان نے ایک ایک خریدار الحکم کو عطا فرمایا اور ان کے سوا اور ۱۸ احباب بھی درخواست پر خریدار ہوئے جنوری میں گویا ۲۷ جدید خریدار ہوئے ہیں یہ تعداد بہت ہی کم ہے۔ اسکی جانچ ہے احمدی قوم کے سرپرا[...] اس کی کوشش کرینگے اور تلافی کی سعی۔

آمد و خرچ۔ یکم سے لیکر ۳۰ جنوری ۱۹۰۸ء تک ہر قسم کی آمدنی دفتر الحکم [...] روپیہ ہوئی اور خرچ جنوری ۱۹۰۸ء میں [...] ہوا۔ اس لحاظ سے یہ مہینہ دفتر کیلئے بہت [...] کا باعث ہوا۔

چھپائی کی مشکلات کو آسان کرنیکی فکر

کارخانہ الحکم میں چھپائی کا ذاتی کام خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہوتا ہے [...] چنانچہ ایک اور پریس جاری کرنے کیلئے پریس کی فکر کر رہا ہوں۔ مگر میں ان مشکلات کو آسان کرنے کیلئے خدا تعالیٰ کے فضل و کرم پر بھروسہ کرکے سردست ایک مشین کیلئے آرڈر دینا چاہتا ہوں اگر ناظرین الحکم الحکم کا بقایا چندہ جو دو ہزار کے قریب ہے وصول کرنے میں مدد دیں اور ہر ایک خریدار ایک جدید خریدار بہم پہنچانے کی قیمت دینے والا بہم پہنچا دیں تو وہ بہت جلد اپنے پیارے الحکم کو اپنی مشین پر چھپا ہوا دیکھیں گے تاہم خدا تعالیٰ کے فضل سے سب کچھ ممکن اور آسان ہو جاویگا۔

ریویو۔ ریویو کیلئے جو کتابیں ہوں وہ رسالے [...]

پہنچے ہیں جن کے [...] ریویو میں کریں گے

تفسیر القرآن ماہواری۔ ماہواری رسالہ تفسیر القرآن چھپ رہا ہے اور خدا کے فضل سے دو کا ایک سال ختم ہو گیا ہے اور اسی رسالہ کے ساتھ سورۃ البقرۃ انشاء اللہ العزیز ختم ہو جاوے گی۔ سورۃ آل عمران فروری کے رسالہ سے شروع ہوگی۔ اس رسالہ میں مسئلہ سود پر عجیب بحث ہے جس میں قرآن کریم کی شان بلند کو ظاہر کر دیا ہے۔ اس سورۃ کو دیکھ کر جبکہ وہ بغرض اصلاح حضرت مولانا مولوی عبدالکریم کے پاس بھیجا گیا کہا: "جزاک اللہ و بارک اللہ حرف حرف پڑھا اور خوش ہوا مگر کوئی حرف لگایا ہے ورنہ اصل حرف رکھنے کی گنجائش نہ تھی ایسے کہ حرف حرف اب ذرے گھسنے کو تیار ہے اس کی حرف گیری بے موقع ہے اور حرف گیر وہی ہے خدا کی پناہ!" اس سے کسیقدر اندازہ ہو سکتا ہے کہ یہ رسالہ کس پایہ کا ہوگا۔ فروری کے پہلے عشرہ میں انشاء اللہ شایع ہو جائیگا۔

دارالامان کا ہفتہ

۱۔ ہفتہ زیر اشاعت میں علی العموم آسمان ابر آلود رہا اور بارش بھی ہوتی رہی سردی غیر معمولی طور پر چمک اٹھی۔ یہاں تک کہ باوجود انگیٹھی کے موجود ہونے کے بھی ہاتھ کام کرنے کی پوری سکت نہیں رکھتے تھے۔

۲۔ اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ المسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحت ہفتہ زیر اشاعت میں علی العموم اچھی رہی گو شدت سردی کے باعث کبھی کبھی ناساز ہوتی رہی۔ ۲۶ جنوری کو قبل ظہر آپ نے فرمایا کہ کل میری طبیعت ناساز تھی اس پر ایک الہام ہوا وہ الہام دوسری جگہ درج ہے۔ خاندان رسالت کے دوسرے ممبر بھی خدا کے فضل و کرم سے تندرست ہیں۔

۳۔ حضرت حکیم الامت کی طبیعت پہلی کی نسبت اچھی ہے ضعف اور نقاہت کے باوجود بھی درس و تدریس کا سلسلہ جاری ہے اور مریضوں کا علاج بھی بدستور ہے البتہ چند روز سے درس قرآن نہیں ہو سکا جسکی وجہ سردی کی بیحد شدت ہے۔

۴۔ دوسرے بزرگان ملت کی صحت اچھی ہے الحمد للہ علی ذالک

۵۔ جناب سید میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی [...] مسیح موعود کو حضور تحریر سکول سے استعفا دیکر آ گئے ہیں۔ اعلیحضرت نے کئی مرتبہ شاہ صاحب سے فرمایا تھا کہ عمر کا اعتبار نہیں ہے اب قادیان میں رہو اور آخر انہوں نے ملازمت کو چھوڑ دیا۔ شاہ صاحب نے آخر استعفیٰ [...] فرمایا اور دارالامان تشریف لے آئے۔ شاہ صاحب کے حالات سے ناظرین الحکم واقف ہیں کہ انکو ہمیشہ حضوری ہوتی ہے۔ اب آپ قادیان ہی میں مقیم ہیں اور یہاں ہی بقیہ ایام زندگی گذاریں گے۔

تازہ الہامات

۱۔ ۱۹ جنوری کا جو الہام درج ہو چکا ہے اس کے متعلق یہ خواب میں کسی نے کچھ بھیجے ہیں۔

۲۔ الہام ہوا۔ انی مع الرسول اقوم

۳۔ کسی کے ہاتھ میں دو لفافے ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ ان کے اندر جو خطوط ہیں ان سب کا مضمون ایک ہی ہے ایک ہی مضمون ہے جو دیکھا گیا ہے اسی وقت طبیعت الہام کی طرف منتقل ہوئی اور الہام ہوا ایک ہی ہے دیکھو دونوں خبر

۴۔ ۲۸ جنوری ۱۹۰۸ء کو حضرت اقدس کے دانت میں درد [...] جس سے تکلیف ہوئی تو حضور نے دعا فرمائی تو ذیل کے فقرات الہام ہوئے اور دم کرنے سے فوراً صحت ہوگئی۔ بسم اللہ الکافی بسم اللہ الشافی۔ بسم اللہ الغفور الرحیم۔ بسم اللہ البر الکریم۔ یا حفیظ یا عزیز یا رفیق یا ولی اشفنی

تصدیق پیشگوئی

مقدمات کی فتح کی صورت میں جو عظیم الشان نشان ظاہر ہوا ہے اس کے متعلق خطوط اور تار کثرت سے آ رہے ہیں مگر بعض خطوط اس قابل ہوتے ہیں جو خصوصیت سے قابل ذکر ہوتے ہیں انہیں میں سے شیخ نور احمد صاحب بی۔ اے پلیڈر کوہاٹ کا خط بھی ہے جو میں ذیل میں درج کرتا ہوں شیخ صاحب [...] کالج کے گریجوایٹ ہیں انہوں نے اس پیشگوئی کی تصدیق ہی نہیں کی بلکہ اسے عظیم الشان معجزہ ہونے کی [...]

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

یا ملکی الصفات یا بشری القوی
فیک دلیل علی اللہ خیر الوری

آج میں خداوند تعالیٰ کی ستایش کرتا ہوا یہ نیاز نامہ مبارکباد متعلق فتح مقدمہ بحضرت اقدس مرسل یزدانی مامور ربانی امام الوقت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ارسال کرتا ہوں اور جبین نیاز کو درگاہ الٰہی میں اس عظیم الشان الہام کے پورا ہونے پر جھکاتا ہوں جو اس نے مقدمہ کی انتشام سے قبل اپنے رسول کی زبان مبارک پر جاری فرمایا۔ اور اسیطرح وعدہ ایزدی اپنے پورے آب و تاب اور شان و شوکت سے پورا ہوا۔ جو مومنوں کیلئے باعث ازدیاد ایمان و مخالفوں کیلئے باعث شرمساری ہو۔ الحق۔ اس نشان فتح مبین اور جس طریق سے یہ نشان ظاہر ہوا اہل نظر کیلئے مقام تدبر و تفکر ہے۔ یہ مقدمہ کیا تھا اور اسکی حقیقت کیا تھی۔ ایک معمولی سمجھ کا آدمی بھی اس مقدمہ پر رائے زنی کر سکتا تھا کہ انجام ختم ہے۔ بالخصوص وہ لوگ جو قانون سے ذرا بھی مس رکھتے ہیں بہ یقین کہہ سکتے تھے کہ استغاثہ فریق مخالف چل نہیں سکتا ہے

لیکن میرے خیال میں یہی ایک امر ایسا ہے جو اس نشان کو دیگر نشانات سے جو وقتاً فوقتاً مقدمات کی شکل میں ظاہر ہوئے ممیز کرتا ہے۔ مقدمات سابقہ میں تمام پیشگوئیاں و انجام ہی کی فتح کی تھیں چنانچہ ویسا ہی وقتاً فوقتاً ظہور میں آتا رہا۔ ابتدائی عدالتوں سے بھی کامیابی ہوتی رہی۔ مقدمات خواہ فوجداری تھے یا دیوانی [...] کہ ان آیات میں ایک موقعہ حرف گیری کا ہو سکتا تھا واقعات مقدمہ [...] شہادت موجودہ [...] سرکاری کی انصاف پر ہی سب ایسے امور میں جو نتیجہ پیدا کرنے کا باعث ہو سکتے ہیں اور بعض [...] قانون دان بھی درست رائے پر پہنچ سکتا ہے لیکن اس مقدمہ میں خدا تعالیٰ نے اپنا تصرف خاص دکھلایا۔ واقعات مقدمہ مضامین سراج الاخبار سے یہ نتیجہ لازمی پیدا ہوتا ہے کہ مقدمہ میں فتح ہوگی۔ ادنیٰ قانون دان شخص بھی یقین کامل سے بلاخوف کہہ سکتا تھا کہ ابتدا ہی میں فتح ہوگی۔ پس اگر عدالت ابتدائی سے فتح ہوتی تو کوئی خاص نشان نہ ہوتا۔ جو اسکو دیگر نشانات سے ممیز کرتا۔ [...] ظاہر ہو چکی ہیں۔ امور ربانی کا راز ایک قانون دان کی رائے کے برخلاف یوں جاری ہوا ہے "عدالت العالیہ سے بریت" اس میں دو لفظ قابل غور ہیں (۱) عدالت عالیہ۔ (۲) بریت۔ موخر الذکر لفظ قانوناً اسی بات کو چاہتا تھا کہ فرد قرارداد جرم ضرور لگے گا۔ اول الذکر یہ چاہتا ہے کہ عدالت عالیہ تک نوبت پہنچیگی اور یہ تب ہی ہو سکتا ہے کہ جب فرد قرارداد جرم لگ کر سزا کا حکم عدالت ابتدائی سے صادر ہو۔ پس اس نشان نے برخلاف دیگر نشانات کے ایک ممیز درجہ اختیار کیا۔ اگر عدالت ابتدائی بغیر فرد قرارداد جرم کے رہا کر دیتی تو قانوناً بریت کا لفظ صادق نہیں آ سکتا تھا۔ اور اگر بغیر سزا دیئے بعد فرد قرارداد جرم لگانے کے بری کر دیتی تو عدالت عالیہ کا مفہوم جاتا رہتا۔ پس ضرور تھا کہ نشان اس طرح پر پورا ہو جیسا کہ الفاظ الہام پکار رہے تھے۔

ایک قانون دان کی رائے تو یہ چاہتی تھی کہ مقدمہ ابتدائی مرحلہ ہی میں خارج کیا جاتا۔ جس کی طرف اخیر فیصلہ میں سیشن جج صاحب نے [...] ذکر بھی کیا ہے۔ اور اگر ایسا ہو جاتا تو معترض کہہ سکتا تھا کہ واقعات مقدمہ پر غور کر کے یہ ایک نتیجہ لازمی جو ہونا تھا وہ الہام کی صورت میں پیش کیا جاتا ہے لیکن اب غور کرکے [...] طبیعتیں ذرا دیکھیں کہ الہام کن الفاظ میں پیش کیا گیا ہے۔ اور کیا انسانی قدرت میں ہے کہ اسی طور پر تمام واقعات کا علم قبل از وقت دیا جاوے۔ انسانی اسباب تو اس بات کی متقاضی تھی کہ مقدمہ پہلے ہی مرحلہ میں خارج کیا جاوے۔ لیکن علیم خدا نے خبر دی کہ بہت کٹھن منزل طے کرنے ہونگے تب صادق اپنے صدق کو پہنچیگا اور کاذب اپنے کذب کا بدلہ پائیگا۔ اس الہام کے پورا ہونے سے تمام سابقہ الہامات متعلقہ مقدمات سابقہ پر کافی روشنی پڑتی ہے کہ یہ سب خدا کی طرف سے ہے۔ اور الہام [...]

[...] اس وقت ہم دیکھتے ہیں کہ خارق عادت طریقہ سے الہام پورا ہوا ہے [...] اور مرسل یزدانی کی دعا [...] الہام [...]

دولت افغانستان اور دولت انگلستان

ناظرین الحکم مندرجہ بالا عنوان الحکم ایسے مذہبی اخبار میں (جو سیاسی امور میں دخل دینے کی اپنے لیے کبھی ضرورت نہیں سمجھتا) پڑھ کر تعجب کرینگے لیکن ان کا تعجب اس مضمون کو پڑھ لینے کے بعد جاتا ہی نہ رہے گا بلکہ اسکے قائم مقام ایک خوشی پیدا ہو جائیگی۔

میں خوب جانتا ہوں کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا پولیٹیکل امور سے بالکل الگ رہنا ایک ایسا امر ہے جو گورنمنٹ اور پبلک کی نظر سے پوشیدہ نہیں اور ساتھ ہی **جہاد کی حرمت کا فتویٰ دینے کی وجہ سے** عام مسلمانوں اور احمدیوں میں ایک ایسا امتیاز قائم ہو چکا ہے جو لفظ **احمدی** کے نام کے ساتھ ہی اس تصور کو ذہن نشین کر دیتا ہے کہ یہ اس قوم اور گروہ کا فرد ہے جو **جہاد کو حرام قرار دیتا ہے**

اس امر کے اظہار کی بھی مجھے کوئی ضرورت محسوس نہیں ہوتی کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا امام و پیشوا وہ شخص ہے جس کا خاندان ہمیشہ گورنمنٹ انگلشیہ کا عقیدت کیش اور وفادار دولت ثابت ہو چکا ہے۔ ایسا ہی مجھے اسبات کے بیان کرنے کی بھی حاجت نہیں کہ **گورنمنٹ انگلشیہ** کے متعلق ہوا خواہی اور سچی اطاعت و وفاداری کا جوش پیدا کرنے میں عالی جناب مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان نے جو قابل قدر خدمات کی ہیں انکی نظیر کسی دوسرے مسلمان کی خدمات میں نہیں مل سکتی۔ اور یہ تو کل کی بات ہے جبکہ سفیر روم کے آنے پر حضرت اقدس نے گورنمنٹ **برطانیہ** کی سلطنت روم پر بلحاظ امن و عدل اور رعایا کی خبر گیری اور خیر خواہی کے ترجیح دی تھی تو پنجاب و ہندوستان کے مسلمان اخبارات نے وہ گالیاں دی تھیں جنکو سنکر وفادار رعایا کی شان سے بعید سمجھا جا سکتا تھا۔

بہر حال یہ ایسے امور ہیں جو گورنمنٹ کے فہیم اور دقیقہ رس عنصروں کی بڑی تفتیش اور تحقیق کے بعد معلوم ہو چکے ہیں

پھر

سوال ہوگا کہ مندرجہ بالا عنوان پر بحث کرنے سے میری کیا مراد ہے؟ میں زیادہ دیر تک ناظرین کو تعجب میں رکھنا نہیں چاہتا۔ اس عنوان سے مجھکو صرف **اپنی محسن گورنمنٹ** کے محاسن کا تذکرہ کرنا ہے۔ جنکے ذکر کے لیے بعض ملکی اسباب پیش آئے ہیں۔

اگرچہ اس وقت جبکہ دربار کابل اور سلطنت عظمیٰ برطانیہ کے تعلقات دوستانہ ہیں اور ابھی تازہ تازہ پرنس عنایت اللہ خان صاحب **دربار ہند** سے تشریف لے گئے ہیں دربار کابل کا شکوہ کرنا مناسب ہو لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ایسا شخص جو **مظلوم** ہے اور جسے دکھ پہنچا ہے کوئی مہذب سلطنت پسند نہیں کرتی کہ اسے درد دل کے اظہار کا موقع نہ دیا جاوے۔ پس میں اگرچہ کہ ہونگا تو **زخم رسیدہ** دل کی وجہ سے اور پھر بھی یہ نہیں کہ ایسے الفاظ میں شکوہ کروں جو نامناسب اور ناموزوں ہوں بلکہ نہایت سنجیدگی اور متانت سے میں اس امر کو محض اپنے **مسلمان بھائیوں** کی توجہ کے لیے پیش کرنا چاہتا ہوں اور نومبر ۱۹۰۳ء کے الحکم میں ایک مضمون **عنوان خون** کے عنوان سے لکھا تھا جو حضرت مولانا مولوی صاحبزادہ **عبد اللطیف شہید** رضی اللہ عنہ کے واقعہ شہادت کی اطلاع اور خبر پر مشتمل تھا۔ اس میں مینے وجوہات شہادت بیان کرتے ہوئے لکھا تھا۔

"حضرت آپ دار الامان سے ایک پاک جوش اور عقیدہ کے ساتھ اپنے وطن مالوف کو تشریف لے گئے اور دربار کابل کے سربرآوردہ اور ذمہ وار حکام امرا فیسرز کو انھوں نے وہ پاک اور راحت بخش پیغام پہنچایا جو زمینی نہیں بلکہ آسمانی تھا وہ پیغام جو خدا تعالیٰ کا برگزیدہ مامور لیکر آیا ہے وہ پیغام جو ابتداے آفرینش سے کل نبی لیکر آتے رہے ہیں"

اس پیغام میں چونکہ وہ **شہزادہ امن** دنیا کی دعوت اور تبلیغ پر مشتمل تھا۔ مولوی صاحب موصوف نے اپنے ملک میں **جہاد کی حرمت کے فتوے** کی بھی اپنی تقریروں کے ذریعہ شائع کی کیونکہ مسیح موعود (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے آثار و علامات میں سے ایک یہی ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے **یضع الحرب** کے الفاظ میں بیان فرمائی ہے۔

اس پاک تعلیم کی اشاعت پر سرزمین کابل کے **میڈ ملاؤں** نے جنکے سر میں **جہاد کی کھچڑی** پکتی رہتی ہے ایک شور مولوی صاحب موصوف کے خلاف پیدا کر دیا یہانتک کہ امیر کابل اپنے باوجود اس عزت و احترام کے جو وہ مولوی صاحب موصوف کی اپنے دل میں رکھتے تھے مولوی صاحب موصوف کو گرفتار کر لیا اور آخر ان میڈ ملاؤں نے انکو سنگسار کرنے کا حکم اور فتویٰ دیدیا۔ اسی مضمون کے آخر میں مینے لکھا تھا کہ شہید مرحوم نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تبلیغ اور دعوت کا اشتہار اپنے خون کے ساتھ سنگلاخ کابل کی چٹانوں پر آویزاں کر دیا ہے اور مولوی عبد اللطیف صاحب کا خون سلسلہ عالیہ احمدیہ کے کابل میں احیا کیلیے آبپاشی کا کام دیگا اور جوں باغباں ہر روز بشیر ایک نتیجہ پیدا کرے گا کابل کے میڈ ملا اور انکا محکوم امیر سمجھتا ہوگا کہ شہید موصوف کی شہادت کیوجہ سے **حرمت جہاد** کے فتوے کابل میں سنائی دینے بند ہو گئے مگر یاد رکھیں کہ وہ پتھر جو شہید موصوف پر برسائے گئے تھے پکار پکار کر کہہ رہے ہیں

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دیں کے لیے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آگیا مسیح جو دیں کا امام ہے
دیں کے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے

یہ حصہ مضمون جو میں ۲۴ نومبر ۱۹۰۳ء کو شائع کر چکا ہوں بخوبی ظاہر کر رہا ہے کہ شہید مرحوم کی شہادت ایک ایسا واقعہ تھا **گورنمنٹ انگلشیہ** کے تحت حکومت میں بھی مولوی صاحب موصوف کی ایک معقول جاگیر علاقہ **بنوں** میں تھی۔ مگر مجھے معلوم نہیں کہ گورنمنٹ نے اسپر کوئی نوٹس لینا پسند کیا یا نہیں۔

بہرحال اس واقعہ نے ان لوگوں پر جو **دولت افغانستان** کے زیر حکومت تھے اور جو مولوی صاحب موصوف سے پیری اور مریدی کے تعلقات رکھتے تھے **گورنمنٹ انگلشیہ** کے متعلق اعلیٰ درجہ کے **پاکیزہ خیالات** اور مفید اثر پیدا کیا ان لوگوں نے (جو کوہستان کابل کی پہاڑیوں میں خدا جانے **سلطنت انگلستان** کی بابت کیا کچھ سننے کے عادی ہو رہے تھے) معلوم کر لیا کہ **گورنمنٹ ہند** کیسی فیاض اور عالی حوصلہ گورنمنٹ ہے جو کسی **فرد** اور **قوم** کے مذہب کے ساتھ کوئی علاقہ نہیں رکھتی اور کسی قسم کا تعرض نہیں کرتی بلکہ یہانتک کہ ایک شخص جاہے مذہب کی تردید کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے اور مسیح کی الوہیت اور کفارہ کو زور دلائل سے باطل ٹھیراتا ہے اور خود **مسیح موعود** کا دعویٰ کرتا ہے پوری **آزادی** اور سہولت کے ساتھ اپنے سلسلہ کی اشاعت کر رہا ہے اس سے بڑھ کر ایک گورنمنٹ کی **نیک خیالی** اور **خیر سگالی** کیا ہوگی برخلاف کے انکے اپنے گھر میں ایک شخص جو دربار کابل میں ہر طرح معزز سمجھا جاتا ہے محض ایک اختلافی مسئلہ پر اور اتنا کہنے پر کہ **جہاد حرام ہے** سنگسار کر دیا جاتا ہے اس تفاوت اور امتیاز نے ان لوگوں کے دل پر ایک عجیب اور گہرا اثر گورنمنٹ انگلشیہ کی ہوا خواہی اور اسکی اطاعت میں آنے کے لیے کیا ہے جہانتک مجھے معلوم ہوا ہے وہ لوگ ہمیشہ اس امر کے آرزو مند پائے جاتے ہیں کہ وہ گورنمنٹ انگلشیہ کے سایہ عاطفت میں رہیں چنانچہ مجھکو یہ معلوم کر کے بہت ہی خوشی ہوئی ہے کہ صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب کے مرید جن لوگوں کو مرتد قرار دیکر وہ ہجرت کر کے گورنمنٹ انگلشیہ کے سایہ عاطفت میں آگئے ہیں کہا جاتا ہے کہ بعض لوگ بنوں کے ضلع میں صاحبزادہ صاحب موصوف کی جاگیر کے علاقہ میں آ رہے ہیں اور چند آدمی یہاں بھی عرصہ گذرا ہے آ رہے ہیں۔ اگر یہ سلسلہ جاری رہا تو یہ گورنمنٹ انگلشیہ کی قوت اور رعایا کو نہ صرف زیادہ کرنے والا ہوگا بلکہ افغانستان کے باشندوں کے دلوں میں قیصری گورنمنٹ کی عظمت کو محبت کے ساتھ قائم کریگا۔ اور یہ امر سلسلہ عالیہ احمدیہ کی عظمت کو بھی قائم کرنیوالا ثابت ہوگا کیونکہ اس سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اصولوں کی خوبی اور عمدگی عام طور پر ذہن نشین ہو جائے گی۔

مگر میں افسوس سے ظاہر کرتا ہوں کہ افغانستان کی پہاڑیوں کو غور رہنے والے تو حضرت مسیح موعود کے سلسلہ کو سمجھ گئے لیکن ہندوستان کے مولوی اور ملا ابھی تک خونی مہدی اور خونی مسیح کا انتظار کرتے ہیں۔ افسوس!

ختم کرنے سے پہلے میں ایک امر بھی ظاہر کرنا چاہتا ہوں جسکی بہت کم لوگوں کو خبر ہوگی۔ وہ یہ ہے کہ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود نے ہمیشہ جب انکو موقع ملتا ہے ممالک اسلامیہ میں جہاد کی حرمت اور گورنمنٹ انگلشیہ کے محاسن کی تبلیغ کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں کسی زمانہ میں حضرت حجۃ اللہ نے دربار کابل کو بھی تبلیغ کی تھی۔ چنانچہ اسمیں لکھا تھا۔ خدا اشکر ... ... [illegible]

الغرض

میں اس سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اصولوں کی عظمت اور خوبی کیلیے بڑی بھاری دلیل سمجھتا ہوں کہ ان لوگوں کو جو انہیں بھی ... [illegible]

(۵) اگر یہود مساحت التباس دست بناه فریاد و شہادت یہود را دران وقت باور کردند الا بعد از فقدان و
گم شدن مقتول الصلیب ہم نمی دانستند که اگر حقیقی مسیح بردار کشته شد پس یہود را چه شد این دلیل ہم مانع شبہ مسیح است
(۶) اندا حتی شبہ و شکل مسیح بر شخصی دیگر مفاسد را و الزام بیجا وارد کرد بر جناب باری تعالی عائد مے شوند
فَسُبْحَانَ اللّٰهِ تَعَالٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ۔ زیراکه اسبابے اعتقاد دارند که خداوند تعالی شخصے دیگر را
ہمشکل حضرت مسیح کرده بدست یہود برائے کشتن داد آنها را باید بر عقیده این اعتقاد یہود را بیعذرے
مقتول بے گناه و غیر ملزم بود ... یہود را سے دہند و یہود را از جانب خدا تعالی غیر ملزم مے شمارند حالانکه
اللہ تعالی یہود را ملزم و غیر معذور قرار مے دہد۔
(۷) اگر گوئی که شمعون حواری را حضرت مسیح بجائے خود برائے دار پیش کرد و خود بر آسمان رفت
ما میگوییم خداوند تعالی در توریت و انجیل و قرآن کریم فرموده است که ہیچکس بے گناه و بے قصور کشته
نشود ببین غور کنید آیا مسیح علیہ السلام بجائے خود شمعون بے گناه را برائے قتل الصلیب پیش کرده حکم ایزدی
را زیر پشت کرده خلاف ورزی آن نمود۔ نصاری میگویند که یسوع مسیح برائے کفاره گناہان ما بردار کشیده
کشته شد و اعجب اعتقاد کرده اول و آخر چه فرق دارد۔
(۸) اکثر محقق مفسرین القائے شبہ مسیح بر دیگرے وارد فرموده اند چنانچه بہ تفسیر جمل جلد اول بصفحه ۴۳ ۵
مرقوم است قَالَ اَبُوْ حَيَّانَ لَمْ تَتَعَلَّقْ بِكَيْفِيَّةِ الْقَتْلِ وَ لَا مَنْ اُلْقِيَ عَلَيْهِ الشَّبَهُ وَلَمْ يَصِحَّ
بِذٰلِكَ حَدِيْثٌ۔ **ترجمہ** یعنی ابو حیان مے گوید که کیفیت قتل شبہ مسیح را ملحق نداریم و نه این
علم است که شخصے دیگر ہمشکل مسیح کشته بود و قصه ہمشکل و شبیه مسیح از حدیث صحیح ثابت نیست۔
(۹) امام فخر الدین رازی در تفسیر کبیر بصفحه ۴۹ مے نویسد۔ لَوْ جَوَّزْنَا اِلْقَاءَ شِبْهِ بَعْضٍ عَلٰى اِنْسَانٍ اٰخَرَ
لَزِمَ السَّفْسَطَةُ فَاِنِّيْ اِذَا رَاَيْتُ وَلَدِيْ ثُمَّ رَاَيْتُهُ ثَانِيًا فَحِيْنَئِذٍ اَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ
هٰذَا الَّذِيْ رَاَيْتُهُ ثَانِيًا لَيْسَ بِوَلَدِيْ بَلْ هُوَ اِنْسَانٌ اُلْقِيَ شِبْهُهُ عَلَيْهِ وَحِيْنَئِذٍ
يَرْتَفِعُ الْاَمَانُ عَنِ الْمَحْسُوْسَاتِ فَالصَّحَابَةُ الَّذِيْنَ رَاَوْا مُحَمَّدًا صلعم يَاْمُرُهُمْ وَيَنْهَاهُمْ
وَجَبَ اَنْ لَّا يَعْرِفُوْا اَنَّهٗ مُحَمَّدٌ لِاِحْتِمَالِ اَنَّهٗ اُلْقِيَ شِبْهُهٗ عَلٰى غَيْرِهٖ وَذٰلِكَ يُفْضِيْ اِلٰى سُقُوْطِ
الشَّرَائِعِ۔ **ترجمہ** یعنی اگر جواز تبدیل صورت احدے بدیگرے فرض کرده شود پس ازین لزوم سفسطه
مے آید مثلاً اگر من پسر خود را ببینم و بار دیگر او را ببینم و دران وقت من این یقین کنم که این پسر را که بار دیگر
دیده ام آن پسر من نیست بلکه کدام دیگر انسان است که ہمشکل پسر من شده است آن زمان من از عالم محسوسات
امان و صحت مے رود و صحابه کرام که محمد رسول الله صلعم را دیده اند که آنحضرت صلعم ایشان را امر بالمعروف
و نہی عن المنکر مے کردند اگر ایشان این خیال مے ورزیدند که محمد نیست بلکه احتمال است که شخصے دیگر ہمشکل محمد صلعم
شده باشد و باین خیالات تمام شرائع مفقود و نابود مے شوند۔ این دلیل ہم مانع شبہ حضرت مسیح است۔
(۱۰) امام فخر الدین رازی بتفسیر خود مے نویسد اِنَّهٗ تَعَالٰى كَانَ قَادِرًا عَلٰى تَخْلِيْصِهٖ مِنْ اُوْلٰٓئِكَ
الْاَعْدَاءِ بِاَنْ يَّرْفَعَهٗ اِلَى السَّمَاءِ فَمَا الْفَائِدَةُ فِيْ اِلْقَاءِ شِبْهِهٖ عَلٰى غَيْرِهٖ وَهَلْ فِيْهِ اِلَّا اِلْقَاءُ
مِسْكِيْنٍ فِي الْقَتْلِ مِنْ غَيْرِ فَائِدَةٍ۔ **ترجمہ** یعنی الله تعالی برائے نجات دادن مسیح علیہ السلام از دشمنان قادر
بود که او را بر آسمان بردارد دیگر شخصے دیگر را ہمشکل مسیح کرده قتل کنانیدن چه فایده دارد۔

ـــ تورات ... انجیل ... قرآن ... فایده

کرده مردم زند ظہور مسیح موعود کیفیت و حقیقت نزول مسیح سلیم الطبعان و متدبران استعارات قرآن و احادیث را مفہوم
گردید۔ وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا
ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۔
مثل گو زنیا مثل جلے یعنی زنان حامله اے باشند ہر کسے حامله را دیده مے تواند گفت که حامله است الا کسی نمی گفت که
بچه کرده نشکم است رنگ او سفید یا سیاه است پس تا وقتیکه ظہور پیشگوئی نشود بران ایمان مجمل مے باید آورد و کیفیت
ظہور آن حواله بخدا باید کرد۔
الحال مدفن مسیح علیه السلام و کیفیت نزول آن را خدا تعالے بعثت امام الزمان علیه السلام ظاہر و باہر ساخته اتمام
حجت بر عالمیان نمود با وجود این قدر تبیان اگر کسے از مسلمانان بر اعتقاد حیات مسیح ناصری علیه السلام اصرار کند
پس او مرتکب موئید مذہب دجال و اہل ضلال است عیسائیان بوہم حیات مسیح ناصری چه قدر افراط و غلو در اطرائے
مسیح و بیٹے پرستی نمود نمے کرہمین دوہم زندگی مسیح در رین آوان زائد از چہل کرور انسان در دنیا پرستار مسیح موجود
است و مسیح را خدا و ابن الله قرار مے دہند و اسلام و بانی اسلام را مرده و مجتنب از خیرے پندارند۔
اے ذریت مسلمانان رحم بر حالت اسلام آرید با اظہار وہم غلط حیات مسیح عزت خاتم النبیین و سید المرسل محمد رسول الله
صلے الله علیه وسلم را با اعتراضات نصاری پامال کنید۔ حیات قبل یہود در اطرائے مسیح غلو مے کنند قرآن کریم و احادیث
نبوی با آواز بلند شہادت مے دہند که مسیح ناصری که سوئے بنی اسرائیل مبعوث شده بود و فوت گردیده و مدفن او بخطه
کشمیر بشہر سری نگر با دلائل قاطعه و قرائن واضحه ثابت شده است۔ این ستون وہم حیات مسیح ناصری را از پا در آرید
که خانه عیسویت خراب شود و خانه مذہب عیسویت گرد و در ونق اسلام افزاید۔ تعجبے است صعب که غلط فہمی
و شبہات مسلمانان متعلق حیات مسیح باتباع قصص و حکایات نامعتبره و غیره موتوقه پیدا شد که بعض مورخین و مفسرین
از اختلاط نصاری روم و شام و غیره وقت فتوحات اسلامیه در باب مسیح شنیده در کتب و تفسیر ہائے خود داخل
کردند و حکایات واہیه و سخنہائے مزخرف در تفسیر کلمات الہیه دانسته چونکه انسان از بدو خلقت بالطبع در خیالات و
محسوسات متبع بنی نوع خود مے باشد لہذا اندریکجا بمرور از منه این حکایات و قصص غیر موثوقه در اذہان مردم راسخ
شدند و آن خیالات ماخوذ نصاری را در معتقدات اسلامیه داخل نمودند و تا الحال اکثرے بحقیقت نے برند و
نقل بر نقل و مگس بجائے مگس زده مے روند و مصیبت غلط فہمی خود را لائے فہمند و بوجب ہوا و خواہشات خود دست
و پائے برائے اثبات حیات مسیح مے زنند۔ چنانچه درین ایام احدی از قاضی خیل پشاور مسمی محمد اکبر صاحب
در باب اثبات حیات مسیح کتابے مسمی موازنة الحقائق پر از حشویات و اولاہ نامناسب و لاطائله شائع کرده است
و بتائید مذہب دجال یکے از مصادیق پیشگوئی مخبر صادق خاتم النبیین صلعم گردیده که آنحضرت صلی الله علیه وسلم فرموده
گروه کثیر از امت من موئید مذہب دجال خواہد شد۔ لہذا خاکسار راقم حروف المسمی فی الناس **محمد فضل**
چنگوی احمدی متوطن چنگا۔ تحصیل گوجرخان۔ ضلع راولپنڈی درین ایام پر فتن و الطغیان
اجتہاد قلمی را ذب الاسلام لانسر خلائے الہی فرض دانسته عزم بالجزم کرده که جمله شبہات مولف کتاب موازنة الحقائق
ازاله نموده شود و بعضی آن جواب جمله کتب و رسائل مدعیان حیات مسیح مثل شمس ہدایه و سیف چشتیائی مولفه
پیر مہر علی شاه گولڑوی۔ و غایة المرام و تائید الاسلام مولفه قاضی محمد سلیمان پٹیالوی۔ و **شہادة القرآن**
مولفه ابراہیم سیالکوٹی۔ و **فیصله قرآنی** مولفه محمد دین۔ و غایة المقصود مولفه علی حائری لاہوری۔ اہل تشیعه بکله نقل
مولفه قاضی ... احمد صاحب کورٹ انسپکٹر۔ الہام الصحیح فی اثبات حیات المسیح مولفه غلام رسول وغیره۔

ـــ حضرت شاه ولی الله در تفسیر خود مے نویسند میباید دانست که قصص انبیائے سابقین در احادیث کم مذکور شده اند این قصص طویله و عریضه که مفسرین